عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ
جولائی 2006ء

جلد ۱۰/۳۹
شمارہ ۶

حدود آرڈیننس کا خاتمہ

حضور رحمتہ اللعالمین ﷺ پر توہین آمیز مظالم

ہم کیوں نہ انتظار کریں

ذکری فرقہ کے عقائد و عزائم

قادیانی جماعت کی نئی پالیسی

www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: mahanamalolaak@yahoo.com

لولاک ملتان

ماہنامہ
شمارہ ٦ .... جلد ١٠/٣٩

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ | مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ | سفیر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ | فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ | حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ | شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ | حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمہ اللہ
سرپرست: خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم
سرپرست: پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ العالی
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود
ایڈیٹر: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید
منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس مشاورت

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا عزیز الرحمن ثانی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد نذر عثمانی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا غلام حسین
مولانا محمد طیب فاروقی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا عبدالستار حیدری	مولانا عبدالحکیم نعمانی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا عبدالرزاق

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ٤٥١٤١٢٢ فیکس: ٢٥٤٢٢٧٧
ناشر: صاحبزادہ طارق محمود | مطبع: شکیل پرنٹرز ملتان | مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

حدود آرڈیننس کا خاتمہ	صاحبزادہ طارق محمود	3
نئی تعلیمی پالیسی	صاحبزادہ طارق محمود	5
قادیانی جماعت کی نئی پالیسی	صاحبزادہ طارق محمود	6
قادیانی مرکز بنانے کی کوشش ناکام	ادارہ	8

مقالات ومضامین!

رحمتہ اللعالمین پر توہین آمیز مقالہ	شیخ راشد خالد	9
سیدنا صدیق اکبرؓ کا مقام	مرسلہ: مولانا عبدالستار	19
ہم کیوں نہ انتظار کریں	عرفان صدیقی	22
مطالعے کی میز پر	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	24

ردقادیانیت!

فلسفہ عقیدہ ختم نبوت	مولانا ابوالحسن علی ندویؒ	27
قادیانیوں کے چند کفریہ عقائد	ادارہ	39
ذکری فرقہ کے عقائد وعزائم	مولانا محمد امتیاز	44

متفرقات!

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	49
حضرت مولانا غلام محمد صاحب	مفتی حبیب الرحمن	53

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

حدود آرڈیننس کا خاتمہ؟!

تحفظ ناموس رسالت ایکٹ کو غیر موثر بنانے کے بعد حدود آرڈیننس بھی حکومتی نشانہ پر ہے۔ آج کل مختلف مجالس مذاکرہ اور سیمیناروں کے ذریعہ حدود آرڈیننس پر بحث وتمحیص کا سلسلہ جاری ہے۔ موجودہ حکومت کی یہ حکمت عملی رہی ہے کہ وہ کسی ایکٹ یا آرڈیننس کو غیر موثر بنانے سے پہلے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مختلف فورمز پر مباحث کا اہتمام کرتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ پہلے کسی مسئلہ کو متنازعہ ثابت کیا جائے اور پھر اس ایکٹ یا آرڈیننس کی قطع وبرید کر کے اسے غیر موثر بنادیا جائے۔ تحفظ ناموس رسالت ایکٹ میں حکومت نے یہی حربہ استعمال کیا۔ دفعہ 295 سی کے طریق کار کو اس قدر پیچیدہ بنادیا گیا ہے کہ یہ قانون غیر موثر ہو کر رہ گیا ہے۔ ایک مدت سے شنید ہے کہ حدود آرڈیننس کا خاتمہ مشرف حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔

حدود آرڈیننس جنرل محمد ضیاء الحق کے فوجی دور حکومت میں آیا اور آج 27 برس بعد فوجی حکومت ہی اس کے خاتمہ کے درپے ہے۔ 17ویں ترمیم کا مقصد ہی یہ ہے کہ ان تمام اسلامی قوانین کو منسوخ کیا جائے جو جنرل محمد ضیاء الحق کی باقیات میں شامل ہیں۔ اگر ضیاء الحق اختیارات کا مرکز تھے اور انہوں نے حدود آرڈیننس متعلقہ وزارت کی سفارش اور وقت کی اسمبلی سے پاس کرادیا تھا تو آج کے فوجی حکمران بھی اس کی منسوخی کے لئے اسمبلی سے اپنی مرضی کا قانون بنوا رہے ہیں۔ اگر سابقہ فوجی حکمران کا طریقہ کار غلط تھا تو موجودہ فوجی حکمران کا طریقہ کار بھی غلط ہے۔ متذکرہ حدود آرڈیننس 22 فروری 1979ء کو جنرل محمد ضیاء الحق نے نافذ کیا تھا۔ جن میں جرائم کے خلاف، املاک، جرم زنا، جرم قذف، امتناع منشیات اور کوڑوں کی سزا کی تکمیل کا آرڈیننس شامل تھا۔ آج اس آرڈیننس کے کیڑے نکال کر اسے ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

پانچ جرائم حدود اللہ میں شامل ہیں۔ 1......سرقہ۔ 2......تہمت زنا۔ 3......زنا۔ 4......شراب نوشی۔ 5......رہزنی۔ اللہ کی متعین کردہ سزاؤں میں کمی وبیشی خدائی احکامات سے بغاوت کے مترادف ہے۔ خدائی احکام انسانوں کے لئے ہیں۔ کیونکہ ان میں انسانوں کا وسیع تر مفاد اور بہتری کا راز پوشیدہ ہے۔ مثالی متوازن معاشرہ کے قیام اور انسانیت کے وقار کی بحالی اور برقراری کے لئے شریعت نے جن حدود کے احکام دیئے ہیں انہیں تضحیک کا نشانہ بنانا مناسب نہیں۔

اسلام کا نظام قانون اور اسلام کی روح اسلام کے معاشرتی نظام کا حصہ ہے۔ تمام سزاؤں کا مقصد توازن، صاف ستھرا اور پاکیزہ معاشرتی زندگی کا قیام ہے۔ رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ ہر دین کا ایک خلق ہے اور اسلام کا خلق

حیا ہے۔ جبکہ اسلام کی حقیقی روح بھی حیا ہے۔ اگر آپ ﷺ کی قائم کردہ حدود اور خاص طور پر سنگین جرائم کی مقرر کردہ تعزیرات پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ یہ صرف معاشرتی زندگی کی ہم آہنگی، بنیادی انسانی حقوق، جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جھانکتا ہے تو گھر والوں کو اس کی آنکھ پھوڑنے کا حکم اس لئے حاصل ہے کہ وہ اس گھر کی پرائیویسی کو متاثر کرتا ہے۔ اسلام کی وضع کردہ سزاؤں کا مقصد دہشت و بربریت اور سفاکی نہیں بلکہ انسانوں کے بنیادی حقوق کا استحکام اور تحفظ ہے۔ سعودی عرب کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ وہاں اسلامی نظام نافذ نہیں۔ البتہ تعزیرات اسلامی کا نفاذ ہے۔ سعودی عرب میں پورے سال میں دس بارہ انسانی ہاتھ کاٹے جاتے ہیں۔ ایک تعزیر سے اہل سعودیہ کو پہنچنے والے فائدہ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ سال بھر میں دس بارہ انسانی ہاتھوں کی قربانی سے ہزاروں لاکھوں افراد کے ہاتھ بچ جاتے ہیں۔ امریکہ دنیا کا مہذب ترین ملک قرار دیا جاتا ہے۔ وہاں جرائم پر قابو پانے کے لئے قانون، سزا اور وسائل موجود ہونے کے باوجود جرائم پر قابو نہیں پایا جاتا۔ امریکہ میں گینگ ریپ، آبروریزی کی اوسط پوری دنیا کے ممالک سے زیادہ ہے۔ اگر آج امریکہ میں اسلامی تعزیرات نافذ کردی جائیں تو کیا جرائم کا گراف تیزی سے نیچے نہیں آجائے گا۔ ترقی یافتہ اور مہذب کہلوانے والے یورپی ممالک جرائم پر قابو پانے میں بلاشبہ ناکام رہے ہیں۔ اگر جرائم بدستور موجود ہیں۔ خود سرکاری اعداد و شمار اس کا سب سے بڑا ثبوت ہیں۔ اگر امریکہ و یورپ میں جرائم ہیں تو یہ ممالک مہذب کہلوانے کے مستحق کیونکر ہیں اور اگر مہذب ہیں تو جرائم کیوں؟۔ یورپ و امریکہ انسانی فلاح و بہبود اور بنیادی شہری حقوق دینے کے باوجود اگر جرائم میں قابو پانے پر ناکام ہیں تو آخر اس کی وجہ کیا ہے؟۔ اس کا سیدھا جواب یہ ہے کہ تعزیرات جس قدر سخت ہوں گی جرائم اس قدر کم ہوں گے۔

27 سال قبل بننے والا حدود آرڈیننس انسانوں کا تیار کردہ ہے۔ یقیناً اس میں کوئی کمی رہ گئی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کسی آرڈیننس یا ایکٹ میں سقم کی بنیاد پر اسے سرے ہی سے ختم کردیا جائے۔ اصل چیز قانون پر عمل داری ہے۔ کسی بھی قانون کا غلط استعمال اسے غیر موثر کردینے کے لئے کافی ہے۔ ہمارا حقیقی مسئلہ قانون کی عمل داری ہے۔ حدود آرڈیننس کے قوانین کو ناقص قرار دینے والے کیا جواب دیں گے کہ ملک کے باقی قوانین پر کیا صحیح عمل درآمد ہو رہا ہے۔ کسی بے گناہ شخص پر چوری کا مقدمہ درج کروانے کے بعد مدعی اور گواہوں کے بیانات کی روشنی میں بڑے سے بڑا منصف جج اسے کیسے باعزت بری کرسکتا ہے؟۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ چوری کا قانون ہی منسوخ کرادیا جائے۔

ملک میں حدود آرڈیننس کے حوالے سے ہونے والی بحث کے محرکات پر غور کرنا ضروری ہے۔ اس بحث کی آڑ میں اسلام کو بدنام کرنا مناسب نہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حدود قوانین کی تنسیخ کے بعد کونسا قانون بحال ہوگا؟۔ یقیناً وہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 375 ہے جس میں صرف گینگ ریپ جرم ہے۔ جبکہ زنا بالرضا جرم نہیں۔ ہمارے معاشرہ میں روزمرہ کے واقعات شاہد ہیں کہ لڑکا لڑکی باہمی رضامندی سے نکل جاتے ہیں۔ بعد میں والدین اغوا برائے زنا کا مقدمہ درج کروادیتے ہیں۔ اب سارے کا سارا قانون لڑکی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ عدالت کے کٹہرے میں نکاح کا اقرار

کرلے تو ضمانت بھی ہو جائے گی اور پرچہ بھی خارج ہو جائے گا۔لیکن اگرلڑکی زیادتی کا اقرار کرے اور ایف آئی آر کو تسلیم کرلے تو پھر لڑکے کی ضمانت بھی ختم اور وہ سزا کا مستحق ٹھہرے گا۔قانون اور طریق کار کو موثر بنانے کی ضرورت ہے۔نا کہ قانون کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔

حدود آرڈیننس کا خاتمہ پاکستان کے اسلامی معاشرہ اور نظریاتی اساس کے خلاف ایک گہری سازش ہے۔ قادیانی جماعت اور اس کی لابی ملک میں سیکولر نظام چاہتی ہے۔چونکہ اسی نظام میں اس کا تحفظ ہے۔حدود آرڈیننس کے خاتمہ کا مقصد فحاشی،عریانی اور جنسی بے راہ روی کو فروغ دینا ہے۔ایسے تمام اسلامی قوانین اور اسلامی اقدار کا خاتمہ ہوگا تو کمال اتاترک کے ازم کا خواب شرمندہ تعبیر ہوگا۔گزشتہ سات آٹھ برس سے روشن خیالی اور آزاد مادر پدر معاشرہ کے ڈھانچہ کی تشکیل کے لئے سرتوڑ کوششیں کی جارہی ہیں۔نظریاتی اساس کو بھی فراموش کیا جارہا ہے۔

نئی تعلیمی پالیسی

اخباری اطلاعات کے مطابق حکومت نے پہلی اور دوسری جماعت سے انٹرمیڈیٹ تک ایک نئی تعلیمی پالیسی کی منظوری دے دی ہے۔نئی تعلیمی پالیسی کے مطابق پہلی اور دوسری جماعت سے اسلامیات کے مضمون کو ختم کیا جارہا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ صدر مملکت پرویز مشرف نے نئی تعلیمی پالیسی کی منظوری دے دی ہے۔ پہلی اور دوسری جماعت سے اسلامیات کے مضمون کے اخراج کے حوالہ سے تاثر یہ دیا گیا ہے کہ تعلیمی مضامین کے بوجھ کو کم کرنے کے لئے یہ اقدام ناگزیر تھا۔اس پر کوئی سا تبصرہ کرنے سے پہلے بے لاگ تبصرہ انا للہ وانا الیہ راجعون !کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتا۔ تعلیمی مضامین کا بوجھ اتارنے کے لئے اسلامیات جیسا لازمی اور ضروری مضمون نکالنا انتہائی مضحکہ خیز اور قابل مذمت ہے۔کیا انگریزی،ریاضی،اردو،معاشرتی علوم،سائنس،ڈرائنگ میں ننھے منے بچوں کے لئے اسلامیات جیسا بھاری مضمون ہی کیوں نظر آیا۔آخر کسی اور مضمون کا انتخاب کیوں نہ کیا گیا؟۔مسلمان بچوں اور بچیوں کو ہوش سنبھالتے ہی اسلام کی بنیادی تعلیمات سے روشناس کروانا ضروری ہے۔

ایک مسلم معاشرے اور نظریاتی اساس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بچوں کو اسلام کی ابتدائی تعلیم سے محروم نہ کیا جائے۔اس مضمون کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم کا اہتمام گھروں میں ہی کیا جاتا ہے۔یا پھر والدین بچوں کو قریبی مسجد یا مدرسہ میں بھیج کر بچوں کو قرآن جیسی مقدس الہامی کتاب سے وابستہ کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود نصاب میں اسلامی تعلیمات کا پڑھایا جانا اس لئے بھی ضروری ہے کہ بچے اسلام کی ابتدائی تعلیم سے متعارف ہوسکیں۔سکول میں استاد سے باقاعدگی سے پڑھنے کے باعث یہ تعلیم ان کے معصوم اذہان پر نقش ہوجاتی ہے۔ کیونکہ انسانی نفسیات کے مطابق ابتدائی ایام کی تعلیم بچوں کے دل ودماغ میں پختگی سے نقش ہوجاتی ہے۔اسلام کی مایہ ناز تعلیم جس کا تعلق عبادات،معاملات،اخلاق وکردار سے ہے بچوں کی ذہن سازی کے علاوہ کردار سازی کے لئے بھی نہایت اہم اور ناگزیر ہے۔پہلی اور دوسری جماعت سے اسلامیات کے اخراج کا کیا مقصد ہے؟۔

پاکستان کے عوام سوچنے پر مجبور ہیں کہ امپورٹڈ تعلیمی پالیسی کو وطن عزیز میں کیوں مسلط کیا جارہا ہے۔ اسلامی تعلیم اور نظریہ پاکستان دو چیزیں ہماری نئی نسل کے لئے سرمایہ حیات کی حیثیت رکھتی ہیں۔ پاکستان خالصتاً ایک نظریاتی ریاست ہے۔ اس کی تعلیمی پالیسی اور تعلیمی نصاب انہی دو بنیادی چیزوں پر استوار ہونا چاہئے۔ آغا خان بورڈ کو تعلیم ٹھیکے پر دے کر ملک اور قوم کی کونسی خدمت سرانجام دی جارہی ہے۔ امریکی ترجیحات اور دباؤ کے نتیجہ میں آنے والی نسل کو اسلام سے بے بہرہ کرنا اور نظریاتی اساس سے غافل کرنا کوئی دانشمندانہ پالیسی نہیں۔ ہم سے تو بھارت کی تعلیمی پالیسی اس لحاظ سے بہتر ہے کہ انہوں نے کسی بیرونی دباؤ یا کسی کی ترجیحات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے نافذ کر رکھا ہے۔

ہر آزاد و خودمختار ملک اپنے حالات، تاریخی پس منظر کے تناظر میں تعلیمی پالیسی وضع کرتا ہے۔ ایک ہم ہیں کہ نصاب تعلیم سے نظریہ پاکستان کے علاوہ عقیدہ جہاد اور یہود و نصاریٰ کی تکذیب والی قرآنی آیات کے اخراج پر بھی رضامند ہیں۔ وفاقی حکومت اور بالخصوص جنرل پرویز مشرف کو سوچنا چاہئے کہ آخر وہ تعلیمی پالیسی اور نصاب تعلیم کا رخ کدھر کرنا چاہتے ہیں۔ روشن خیالی اور آزادی کا یہ معنی نہیں کہ ہم اپنا قبلہ ہی تبدیل کرلیں۔ اگر ایسا ہو تو وطن عزیز کی سلامتی اور بقا خطرے میں پڑسکتی ہے۔ صدر مملکت اس معاملہ میں بھی مضبوط اعصاب کا مظاہرہ کریں تو بہتر ہوگا۔

قادیانی جماعت کی نئی پالیسی

قادیانی جماعت کے نئے سربراہ مرزا مسرور اور قادیانی قیادت نے قادیانیوں کو ہدایت کی ہے کہ قادیانیت کی تبلیغ و تشہیر منظم طور پر جاری رکھیں۔ چنانچہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پورے ملک میں دعوت و تبلیغ کے نام پر قادیانی جماعت متحرک ہوگئی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اندرون ملک مختلف شہروں سے قادیانیوں کی سرگرمیوں کے حوالے سے خبریں مل رہی ہیں۔ شہروں کے علاوہ مختلف دیہاتوں میں قادیانی مبلغ اور مربی سرگرمی سے تبلیغ میں مصروف ہیں۔ سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے قادیانی مربی مناظرے کے چیلنج دے رہے ہیں۔ اس صورتحال سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم نے جماعت کو ہدایت کی کہ قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ امن وامان کو مقدم رکھتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت سے عوام الناس کو روشناس کروایا جائے۔ جہاں قادیانیوں کی خرمستیاں حد سے تجاوز کریں۔ وہاں قانونی راستہ اختیار کیا جائے۔ کیونکہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی رو سے قادیانی کھلم کھلا تبلیغ نہیں کرسکتے اور نہ ہی شعائر اسلامی پر عمل کرسکتے ہیں۔

قادیانی جماعت کی اعلیٰ قیادت بیرون ملک بیٹھ کر سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں مصروف عمل ہے۔ مرزا مسرور اور قادیانی جماعت کی خواہش ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کی اشتعال انگیزی کے باعث مسلمان ان سے متصادم ہوں۔ قادیانیوں کے خلاف مقدمات قائم ہوں تاکہ وہ اسلام دشمن طاقتوں اور عالمی دنیا پر اپنی مظلومیت پیش کرکے انسانی حقوق کے نام پر نہ صرف ہمدردیاں حاصل کریں۔ بلکہ ان قوتوں سے مال بھی بٹور سکیں۔ قادیانی جماعت کے سربراہ اکثر یہ ڈھنڈورہ پیٹتے رہتے ہیں کہ پاکستان میں اقلیتی قادیانی جماعت پر بہت مظالم ہو رہے ہیں۔

’’احمدیہ چینل‘‘ دن رات یہی پراپیگنڈا میں مشغول ہے۔ تمام قادیانی ویب سائٹوں پر بھی یہی راگ الاپا جاتا ہے۔ ان تمام تر کارروائیوں کا بنیادی مقصد یہ ہے۔

1...... یورپی ممالک کی ہمدردیاں حاصل کرنا۔

2...... مظلومیت کی آڑ میں مالی وسائل حاصل کرنا۔

مرزا مسرور کا جماعتی اقتدار دو نکاتی ایجنڈے پر مشتمل ہے۔ اسی طرح وہ اپنی اقلیت کو بے یارومددگار چھوڑ کر یورپ کی فضاؤں سے مزے لے رہے ہیں۔ وہ اپنی اقلیت کا راگ الاپ کر پاکستان کے قادیانیوں کو مطمئن کرنا چاہتے ہیں۔ اگر مرزا مسرور اپنی اقلیت کے حوالے سے اتنے فکرمند ہیں اور ان کی مظلومیت ان کے قلب وجگر کو کھائے جارہی ہے۔ تو کون سی طاقت انہیں روکے بیٹھی ہے۔ آخر وہ پاکستان تشریف لاکر اپنی اقلیت کے غم میں برابر کے شریک کیوں نہیں رہتے؟۔ قادیانی جماعت کی پالیسی بھی دورنگی ہے۔ بیرون ملک بیٹھ کر اپنی اقلیت کی غم خواری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اندرون ملک وہ اپنے آپ کو اقلیت ماننے کے لئے تیار نہیں۔ انہوں نے ابھی تک 1974ء کی پارلیمنٹ کے فیصلہ کو قبول نہیں کیا۔ اس تاریخی فیصلہ کو جس میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ اسے اپنے عقیدہ اور ضمیر کے خلاف قرار دیتے ہیں۔ برطانیہ میں بیٹھ کر ان کا ضمیر اس قدر مردہ ہو جاتا ہے کہ وہاں اپنی جماعت کو اقلیت کے طور پر پیش کر کے ان کے مظلومیت کا مرثیہ پڑھتے ہیں۔ مرزا مسرور میں اگر غیرت وحمیت نام کی کوئی چیز ہے تو پہلے دونوں میں سے ایک چیز کا انتخاب کریں۔

1...... اگر قادیانی جماعت اقلیت ہونے کا فیصلہ قبول نہیں کرتی تو پھر اقلیت کے نام پر واویلا کرنے کی ضرورت کیا ہے؟۔

2...... اگر قادیانی جماعت نے یہ فیصلہ قبول کیا ہے تو بتائیں بطور اقلیت ان کے حقوق کہاں پامال ہورہے ہیں؟۔ ان کے بنیادی حقوق پر کہاں ڈاکہ ڈالا جارہا ہے۔ مرزا مسرور قادیانی کو مرزا غلام احمد قادیانی والی دورنگی چھوڑنا ہوگی۔

ان کے خطبات، بیانات تضاد کا مجموعہ ہیں۔ ہم بیسیوں حوالوں سے بتاسکتے ہیں کہ قادیانی جماعت دہشت پسند جماعت ہے۔ ملک میں خون خرابہ کروانا، فرقہ واریت کو فروغ دے کر اپنا الو سیدھا کرنا۔ امن وامان کا مسئلہ پیدا کرنا ان کا اولین منشور ہے۔ مرزا مسرور قادیانی کے ذہن میں پس پردہ جو مقاصد ہیں۔ ہم انہیں بخوبی جانتے ہیں۔ نائن الیون کے بعد ان کے دل کی آرزو کھلی۔ جنرل مشرف کی روشن خیالی، آزادی اور انتہا پسندی کے خلاف جارحانہ کوششیں قادیانی جماعت کے دل میں برگ وبار پیدا نہ کرسکیں۔ ان کا خیال تھا کہ آئین معطل ہو جائے گا۔ جس میں ایک تاریخی آئینی ترمیم کے ذریعہ انہیں مسلمانوں کی صفوں سے نکال کر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ جنرل مشرف جیسے بھی ہوں انہیں بے شک امریکی ترجیحات کا رکھوالا قرار دیا جائے۔ لیکن قادیانیوں سے آئینی ترمیم کو وہ کبھی نہیں چھیڑیں گے۔ وہ جانتے ہیں کہ

قادیانیوں کی حقیقت کیا ہے اور قادیانی ماضی میں ملک اور قوم کے خلاف کیا گل کھلاتے رہے ہیں؟۔ جنرل مشرف بخوبی آگاہ ہیں کہ قادیانیوں کے بارے میں پوری امت کے کیا جذبات ہیں۔ مرزا مسرور صاحب دوبارہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوا سکیں۔ وہ دوبارہ مسلمانوں کی صفوں میں گھس آئیں۔ آئینی ترمیم ختم ہو جائے۔ ان پر لگی کفر کی مہر ٹوٹ جائے۔ اس حوالہ سے مرزا صاحب کبھی مسرور نہ ہوں گے۔ انشاء اللہ!

مکان تعمیر کرنے کے بہانے انجمن جماعت احمدیہ کا مرکز بنانے کی کوشش ناکام

تحصیل ناظم زاہد محمود چتھڑ اور ٹی ایم او چوہدری احمد کمال نے ٹی ایم او کے اہلکاروں کی مدد سے رہائشی مکان کی تعمیر کی آڑ میں انجمن جماعت احمدیہ کا مرکز بنانے کی کوشش ناکام بنادی۔

تفصیلات کے مطابق کوثر کالونی ماڈل ٹاؤن بی میں چیئرمین احمدیہ کونسل نے احمدیہ فرقہ کے لئے ایک پانچ کنال کا پلاٹ لیا۔ اس پلاٹ میں احمدیہ فرقہ کا مرکز بنایا جانا تھا۔ جب اس پلاٹ پر تعمیرات کی کوشش کی گئی تو بہاول پور کے اہل ایمان نے اس کے خلاف عدالتوں سے رجوع کیا جس پر عدالت میں پیروی کرنے والے عزیز چغتائی ایڈووکیٹ کو قتل کی دھمکیاں بھی دی گئیں۔ لیکن انہوں نے مقدمہ کی پیروی نہ چھوڑی اور بالآخر احمدیوں (قادیانیوں) کو عدالت میں لکھ کر دینا پڑا کہ وہ یہاں کوئی عبادت گاہ نہیں بنائیں گے۔

کافی عرصہ کے بعد ایک شخص نذیر احمد نعیم ولد عبدالغنی نے چیئرمین احمدیہ کونسل چناب نگر جھنگ عبیداللہ خان کی طرف سے جاری کردہ پاور آف اٹارنی پر جو ایک ہزار روپے کے سٹامپ پر رجسٹرڈ شدہ ہے کے ذریعے اسی جگہ پر چھ مرلہ پر محیط رہائشی مکان بنانے کے لئے نقشہ ٹی ایم اے میں جمع کرایا۔ دراصل وہ مکان کی آڑ میں اپنا مرکز بنانا چاہتا ہے۔ کیونکہ مذکورہ پلاٹ احمدیہ کونسل کی ملکیت ہے۔ نذیر احمد نے کارپوریشن کے نقشہ کلرک سراج احمد اور بلڈنگ انسپکٹر سلمان حیدر سے اس سلسلے میں ساز باز کی۔ ان دونوں ملازمین نے تحصیل آفیسر پلاننگ کو اندھیرے میں رکھ کر اس نقشہ کی منظوری کی رپورٹیں تیار کیں۔ ان دونوں ملازمین نے اس بارے میں لینڈ آفیسر کی رپورٹ بھی حاصل نہ کی اور نہ ہی ٹی ایم او کو اس کی خبر لگنے دی۔

تحصیل ناظم زاہد محمود چتھڑ علالت کے باعث لاہور میں زیر علاج تھے۔ جونہی وہ صحت یاب ہو کر اپنی ڈیوٹی پر پہنچے تو ان دونوں ملازمین نے ان سے نقشہ کی منظوری لینا چاہی۔ انہوں نے فائل کا بغور مطالعہ کیا تو انہیں اس پر شک گزرا جس پر انہوں نے لینڈ آفیسر کو بلا کر فائل اس کے حوالے کی تو تمام صورت حال ان پر واضح ہوگئی۔ ٹی ایم او بہاول پور احمد کمال نے بھی فائل منگوا کر اس کا مطالعہ کیا اور انہوں نے بغیر کسی بااختیار افسر کی اجازت کے مرتب کی گئی رپورٹیں فائل سے نکلوادیں اور لینڈ آفیسر کو ہدایت کی کہ وہ گزشتہ سیاق وسباق کے حوالے سے اس پر اپنی رپورٹ مرتب کردیں۔ معلوم ہوا ہے کہ سابقہ ریکارڈ امپرومنٹ ٹرسٹ میں یہ پلاٹ پہلے چوہدری بشیر احمد کی ملکیت تھا۔ لیکن بعد میں اس کا کوئی ریکارڈ نہ ہے کہ یہ پلاٹ احمدیہ کونسل کو کیسے منتقل ہوا۔

رحمۃ للعالمین ﷺ پر توہین آمیز مظالم!

خطبہ جناب شیخ راشد الخالد

ناموس رسالت کی مناسبت سے شیخ راشد الخالد امام وخطیب حرم مکی کا یہ خطبہ جمعہ لائق مطالعہ ہے۔ ترجمہ محمد اسلم صدیق نے کیا ہے۔ اسے ہم ماہنامہ محدث لاہور کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔......ادارہ!

خطبہ مسنونہ کے بعد......

"یا یھا النبی انا ارسلنک شاھدا ومبشرا ونذیرا ۰ وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا ۰ وبشر المومنین بان لھم من اللہ فضلا کبیرا ۰ ولا تطع الکفرین والمنافقین ودع اذھم وتوکل علی اللہ ۰ وکفی باللہ وکیلا ۰ الاحزاب: ۴۵تا۴۸" ﴿اے نبی! ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر۔ بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر۔ اس کی اجازت سے اس کی طرف دعوت دینے والا بنا کر اور روشن چراغ بنا کر۔ آپ ان لوگوں کو بشارت دیں جو آپ پر ایمان لائے ہیں کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے اور آپ کفار ومنافقین سے ہرگز نہ دبیں اور ان کی اذیت رسانی کی کوئی پرواہ نہ کریں اور اللہ پر ہی بھروسہ کریں۔ اللہ ہی اس کے لئے کافی ہے۔﴾

رسول اللہ ﷺ پر رب کی رحمتیں ہوں اور ان کی آل اور صحابہ پر جن کو اللہ تعالیٰ نے شاہد اور مبشر ونذیر بنا کر بھیجا۔ شاہد ہمیشہ انصاف کرتا ہے۔ مبشر ہمیشہ خیر کا پیغام ہی لاتا ہے اور نذیر ہمیشہ محبت وشفقت کے ساتھ ہلاکت وتباہی سے ڈراتا ہے۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:۔

"لقد جائکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم ۰ التوبہ: ۱۲۸" ﴿دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے۔ جو خود تم ہی میں سے ہے۔ تمہارا مشقت میں پڑنا اس پر سخت گراں گزرتا ہے۔ تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے۔ ایمان لانے والوں کے لئے وہ شفیق اور رحیم ہے۔﴾

اے لوگو! دنیائے کائنات پر اس دن صبح حق طلوع ہوئی اور انسانی زندگی کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا۔ جب سب سے پہلے محمد بن عبداللہ ﷺ نے انسانی کشتی کا چپوار اپنے ہاتھ میں لیا۔ ان پر میرے پروردگار کی طرف سے بے شمار درود وسلام ہو۔

اللہ کی قسم! اگر آج اس عظیم ترین انسان کا دفاع نہ کیا گیا تو روئے زمین کی رونقوں اور بھلائیوں کی بساط

لپیٹ دی جائے گی اور دنیا ویران ہو جائے گی۔ جب آپ ﷺ منبر پر جلوہ گر ہوتے تو وہ کانپنے لگتا۔ جب آپ ﷺ وعظ کے لئے منبر پر چڑھتے تو آواز بلند ہو جاتی۔ چہرہ سرخ ہو جاتا۔ یوں محسوس ہوتا کہ آپ ﷺ ایک حملہ آور لشکر کی اطلاع دینے والے ہیں۔

آپ ﷺ عبودیت کی سیڑھی پر سوار ہو کر سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ اس روز جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک سیر کروائی۔

اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے علاوہ کسی انسان کی زندگی کی قسم نہیں کھائی۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے کہ: ’’لعمرك انهم لفى سكرتهم يعمهون · الحجر: ۷۲‘‘ ﴿تیری جان کی قسم! اے نبی، اس وقت ان پر نشہ چڑھا ہوا تھا۔ جس میں وہ آپے سے باہر ہوئے جاتے تھے۔﴾

حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ: ’’ماخلق الله وماذرع نفسا اكرم من محمد ﷺ وما سمعت الله اقسم بحياة احد غيره · تفسير طبرى: ج ۱۴ ص ۴۴‘‘ ﴿اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ سے زیادہ عزت والا کوئی ذی نفس پیدا نہیں کیا اور میں نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے علاوہ کسی اور انسان کی زندگی کی قسم کھائی ہو۔﴾

رسول اللہ ﷺ پر بے شمار درود و سلام ہوں۔ وہ اولاد آدم کے سردار ہیں۔ وہ سب سے پہلے قبر سے اٹھیں گے۔ وہ سب سے پہلے سفارش کریں گے اور ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔ حمد کا جھنڈا روز قیامت ان کے ہاتھ میں ہوگا اور اس میں کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ (یعنی ان عظیم مناصب جلیلہ پر آپ ﷺ نے فخر کا اظہار نہیں فرمایا)

☆...... آپ ﷺ کا نام ’محمد‘ جو ’حمد‘ سے مشتق ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کائنات میں سے سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تعریف و شکر کرنے والے تھے۔

☆...... اور آپ ﷺ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کی عبودیت سے ماخوذ ہے اور رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ آپ ﷺ کو عبداللہ و رسولہ کہہ کر پکارا جائے۔ کیونکہ وہی اللہ کی اطاعت و بندگی پر مبنی دین خالص کو لے کر اٹھے تھے۔

☆...... آپ ﷺ کی والدہ کا نام آمنہ تھا۔ جو امن و امان کا آئینہ دار ہے اور یقیناً آپ ﷺ کی شریعت امن کا پیغام تھی۔ اسی دین اور وحی کی بدولت کائنات کو پھر سے امن و امان کی دولت نصیب ہوئی۔

☆...... اور آپ ﷺ کی پرورش کرنے والی کا نام ام ایمن تھا۔ جو خیر و برکت کا مظہر ہے۔

☆...... اور آپ ﷺ کو دودھ پلانے والی کا نام حلیمہ تھا۔ جو حلم و بردباری کا نشان ہے۔ یہ اور اس جیسی تمام صفات حسنہ پیغمبر ﷺ کی ذات گرامی میں جمع ہو گئیں تھیں۔

جب آپ ﷺ اللہ کے آخری پیغمبر تھے تو اس کا تقاضا تھا کہ آپ ﷺ کی شریعت ہر لحاظ سے کامل ہو اور تمام انبیاء و رسل کی تمام اعلیٰ صفات کا آپ ﷺ بے مثل نمونہ ہوں۔

☆...... امام شافعیؒ کی طرف منسوب ایک قول ہے کہ:"ما اوتی نبی معجزة ولا فضیلة الا لنبینا ﷺ نظیرها" ﴿انبیاء علیہم السلام کے تمام معجزات وفضائل کی نظیر ہمارے نبی ﷺ میں موجود تھی۔﴾

"یا خاتم الرسل المبارك ولعلو صلی علیك منزل القرآن" ﴿اے خاتم الرسل جس کی ذات بابرکت اور شان بلند ہے۔قرآن کا نازل کرنے والا تجھ پر رحمتیں نازل فرمائے۔﴾

پاک ہے وہ ذات جس نے آپ ﷺ کی سمع وبصارت کو تزکیہ کا اعلیٰ نمونہ بنادیا اور آپ ﷺ کو کائنات پر فضیلت بخشی۔ اس نے انسانیت کی تمام صفات کمال اور کمال اخلاق آپ ﷺ کی ذات میں رکھ دیئے۔ آپ ﷺ کی شان کتنی عظیم ہے کہ خود پروردگار نے آپ کو"انك لعلیٰ خلق عظیم" کا خطاب دیا اور آپ ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا:"ادبنی ربی فاحسن تادیبی ، جامع الصغیر: ۲۴۹" ﴿میرے رب نے مجھے آداب سکھائے اور بہترین آداب سکھائے۔﴾

☆...... حضرت حسان بن ثابتؓ نے آپ ﷺ کے بارے میں کہا ہے کہ:"واحسن منك لم ترقط عینی واجمل منك لم تلد النساء خلقت مبرا من کل عیب کانك قدخلقت کما تشاء" ﴿آپ ﷺ سے بڑھ کر خوب صورت آج تک میری آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپ ﷺ سے زیادہ حسین وجمیل کسی ماں نے نہیں جنا۔ آپ ﷺ ہر نقص وعیب سے پاک پیدا ہوئے۔گویا ایسے جیسے آپ ﷺ نے چاہا۔﴾

اور آپ ﷺ کی ان صفات حمیدہ کا شدید دشمنوں نے بھی اعتراف کیا۔ اگرچہ آپ ﷺ ان کی شہادتوں اور تزکیوں کے چنداں محتاج نہیں ہیں۔

آپ ﷺ بلاشبہ اولاد بنی آدم کے سردار تقویٰ وطہارت کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔

لوگو! آج جھوٹے اور سچے کی تمیز کا وقت آ گیا ہے۔اب وقت آ گیا ہے کہ ہم صدیوں سے مسلط ذلت ورسوائی کے اسباب کا جائزہ لیں۔ ہر جگہ مسلمانوں کی آہ وبکا سنائی دے رہی ہے۔لیکن کوئی اس پر کان دھرنے والا نہیں۔ آج چٹانوں سے ٹکراتی ہوئی ہماری چیخ وپکار کی بازگشت بھی ہمیں سنائی نہیں دیتی۔ ہم کب تک نفرت وحقارت کی تصویر بنے رہیں گے۔کیا آج ہم سے بھی بڑھ کر کوئی رسوا اس دنیا میں موجود ہے؟۔ایسا سب کچھ کیوں......؟۔

اس لئے کہ جب ہم نے اپنے پروردگار کے اوامر کا احترام چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں سے ہمارا رعب ختم کردیا۔ اگر ہم رب کا حکم مانتے تو آج ہمیں ان ذلتوں سے دوچار نہ ہونا پڑتا۔ اگر ہم سیرت نبوی ﷺ کو اپنے رستے کا چراغ بناتے تو آج خوف سراسیمگی کی یہ خوف ناک حالت ہم پر طاری نہ ہوتی۔ پیغمبر ﷺ نے ہمارے مرض کی تشخیص چودہ سو سال پہلے کرکے اس کا علاج بھی بتادیا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ:"اذ تبایعتم بالعینة واخذتم اذناب البقر ورضیتم بالزرع وترکتم الجهاد سلط الله علیکم ذلا ، لاینزعه حتی ترجعوا الی دینکم ، ابوداؤد: ۳۴۶۲" ﴿جب تم کاروبار میں بیع عینہ (سود کی ایک قسم بیع کی ایک ایسی قسم جس میں کوئی شے ایک خاص وقت تک ادھار بیچی جائے۔ پھر وہ

شے کسی بہانے کم قیمت پر خریدی جائے) کا معاملہ کرنے لگو گے اور بیل کی دمیں پکڑے کھیتی باڑی میں مگن ہو جاؤ گے اور جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ذلت ورسوائی میں گرفتار کر دے گا اور تم ذلت ورسوائی کی اس اتھاہ وادی سے اس وقت تک نکل نہیں سکو گے جب تک دین کی طرف پلٹ نہیں آؤ گے۔﴾

اپنے ماضی رفتہ کو یاد کرو۔ جب مسلمان عزت دار تھے۔ جب ایک مظلوم عورت کی آواز "واسلاماہ" پر معتصم نے اس کی مدد کے لئے لشکر روانہ کیا۔ اس عظمت رفتہ کو یاد کرو جب حضرت معاویہؓ نے شاہ روم کو خط لکھتے ہوئے اسے اے روم کے کتے! کے الفاظ سے مخاطب کیا تھا۔ آج ہم ذلت کے گھونٹ پی رہے ہیں۔ ہمارے احساسات مردہ ہو گئے ہیں۔ ہمارے جذبات سرد پڑ گئے۔ گائے کے بیوپاری آج ہمارے پیغمبر ﷺ کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں اور ہم بائیکاٹ کے پمفلٹ ہاتھ میں لئے ان سے معذرت کی بھیک مانگ رہے ہیں۔

کون سی معذرت؟۔ اس سے بڑھ کر کوئی بے بسی ہوگی کہ ہم ظلم پر ان سے معذرت کے خواستگار ہیں کیوں؟۔

اس لئے کہ ہم نے ذلت کا لباس پہن لیا ہے......!!

لوگو! اب مسئلہ ڈیری مصنوعات کے بائیکاٹ کا نہیں۔ یہ تو ہماری موت اور زندگی کا سوال ہے۔ اب ہمیں موت وحیات میں سے کسی ایک کے انتخاب کا فیصلہ کرنا ہوگا۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ بتاؤ! تاریخ ہمارے بارے میں کیا رائے قائم کرے گی؟۔ مستقبل کا مؤرخ ہمارے بارے میں لکھے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے خیانت کی تھی۔ ہمیں جائزہ لینا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کی شان اور عظمت کیا ہے اور ان توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے پس پردہ کیا محرکات اور مقاصد کارفرما ہیں اور محبین رسول اللہ ﷺ کا کیا کردار ہونا چاہئے......؟!

رحمتہ للعالمین پیغمبر ﷺ

اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کے متعلق فرماتے ہیں:" وما ارسلنك الا رحمة للعالمين "﴿جس نے اس رحمت کو قبول کی اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ وہ دنیا اور آخرت میں سرخرو ہوا اور جس نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے اپنی دنیا وآخرت کو برباد کیا۔﴾

☆...... صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے حدیث ہے۔ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! مشرکوں کے خلاف بددعا (دعائے ضرر) کیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:"انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمته ، مسلم: ۲۵۹۹ "﴿مجھے بددعا دینے والا نہیں۔ بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔﴾

☆...... ایک حدیث میں ہے:"انا رحمة مهداة ، مستدرك حاكم: ج۱ ص۹۱ "﴿مجھے رحمت کا تحفہ دے کر بھیجا گیا ہے۔﴾

☆...... آپ ﷺ کی رحمت صرف انسانوں پر محدود نہیں تھی۔ بلکہ حیوان بھی اس ابر رحمت سے محروم نہ رہے۔ سنن ابی داؤد میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ ہم ایک درخت کے قریب سے گزرے۔ وہاں پر ایک چڑیا کو اپنے بچوں کے ساتھ گھونسلے میں دیکھا۔ ہم نے اس کے بچوں کو پکڑ لیا۔ پیغمبر

رحمت ﷺ چڑیا پر اس ظلم کو برداشت نہ کر سکے اور بچوں کو واپس رکھنے کا حکم دیا۔ اس لئے کہ وہ دنیا میں عدل و انصاف کا بول بالا کرنے آئے تھے۔ افسوس! ایسے خوب صورت مناظر سے ظالموں کی آنکھیں اندھی ہوگئیں۔ سید الابرار ﷺ کی زندگی کے یہ بے مثل واقعات ان کی نظروں سے کیوں اوجھل ہوگئے۔

☆...... زید بن ارقمؓ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے۔ کسی دیہاتی نے ایک ہرنی کو جنگل سے پکڑ کر باندھ رکھا تھا۔ جب ہم وہاں سے گزرے تو دیکھا کہ ایک ہرنی وہاں بندھی ہوئی ہے۔ ہرنی نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو شکوہ کناں ہوئی کہ یہ دیہاتی مجھے جنگل سے شکار کر کے لے آیا ہے۔ میرے تھنوں کا دودھ مجھ پر گراں ہوگیا ہے۔ مجھے آزاد کریں کہ میں اپنے بچوں کے پاس چلی جاؤں اور میرے دودھ سے مجھے آرام مل جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں تجھے چھوڑ دوں تو کیا تو اکیلی چلی جائے گی؟۔ اس نے کہا ہاں! چلی جاؤں گی۔ اسی دوران وہ دیہاتی بھی آگیا جس نے اسے باندھ رکھا تھا۔ نبی ﷺ نے اس سے کہا: کیا اس ہرنی کو بیچو گے؟۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ آپ کی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس ہرنی کو آزاد کر دیا۔ حضرت زید بن ارقمؓ کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! میں نے صحرا میں اس کو آواز لگاتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہی تھی: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ! حضرت ام سلمہؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ سے اس کے اور طرق بھی ہیں۔

یہ نبی رحمت ﷺ کہ انسان تو انسان، حیوان بھی آپ ﷺ کی رحمت و شفقت سے فیض یاب ہوئے۔ ایسے پیغمبر ﷺ کی ایسی فحش تصاویر اور خاکے بنانا انتہائی مضحکہ خیز ہے۔ یہ آپ ﷺ کی سیرت و کردار اور آپ ﷺ کے حسین و جمیل سراپا کے ساتھ انتہائی بھونڈا مذاق ہے۔

☆...... حضرت جابر بن سمرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چودھویں کی ایک خوب صورت رات کو سرخ لباس میں ملبوس دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے چہرے کی چمک کے سامنے چاند کی روشنی بھی ماند پڑ گئی تھی۔

☆...... جب نبی ﷺ کو کوئی خوشی ہوتی تو آپ ﷺ کا چہرہ چمک اٹھتا اور یوں محسوس ہوتا گویا چاند کا ٹکڑا ہے۔ (حضرت کعبؓ)

☆...... ربیع بن معوذ نے محمد بن عمار بن یاسر سے کہا:

☆...... اگر آپ نبی ﷺ کو دیکھ لیتے تو پکار اٹھتے کہ سورج اپنے برجوں سے طلوع ہو رہا ہے۔

☆...... قد نہ زیادہ لمبا تھا نہ پست۔ (حضرت انسؓ)

☆...... رنگ سفید سرخی مائل اور آنکھیں سیاہ۔ پلکیں دراز۔ (حضرت علیؓ)

☆...... سفید حصے میں سرخ ڈورے۔ آنکھوں کا خانہ لمبا۔ قدرتی سرگیں اور چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح گولائی مائل تھا۔

آپ ﷺ کا روئے زیبا کتنا خوب صورت اور حسین و جمیل تھا......!!

☆...... اہل علم کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اگر دنیا کی آدھی خوب صورتی دی گئی تو ہمارے نبی ﷺ کو پوری دنیا کا حسن عطاء کیا گیا۔ اردو(؟) کا شاعر کہتا ہے:

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

☆...... حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی پیشانی کشادہ، ابرو خمدار، باریک اور گنجان، دونوں جدا جدا، دونوں کے درمیان ایک رگ کا ابھار جو غصہ آنے پر نمایاں ہو جاتا، ناک بلندی مائل، اس پر نورانی چمک، دندان مبارک باریک، آب دار، سامنے کے دو دانتوں میں خوش نما ریخیں، جب تکلم فرماتے تو دانتوں سے چمک سی مہکتی۔

(ابن عباسؓ، انسؓ)

☆...... سر اور ریش کے بال گھنے اور گنجان تھے۔ آپ ﷺ نے کبھی اپنی داڑھی نہیں منڈائی اور داڑھی چھوڑنے کا حکم دیا اور اسے منڈانے سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ: ''(یہود و نصاریٰ) کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔'' (ابوداؤد:۴۰۳۱)

لیکن افسوس! آج ہمیں رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت اچھی نہیں لگتی......!!

☆...... آپ ﷺ کے بال قدرے خم دار۔ نہ گھنگریالے اور نہ بالکل تنے ہوئے۔ (انسؓ)

☆...... گنجان کبھی کبھی کانوں کی لو تک لمبے کبھی شانوں تک۔ (براء بن عازبؓ)

☆...... سر اور ریش مبارک میں سفید بال ۲۰ سے زیادہ نہیں تھے۔ صحابہ کرامؓ آپ کا حسین سراپا دیکھتے اور دیکھتے ہی رہ جاتے۔

صحابہ کرامؓ کی نبی رحمت سے محبت

صحابہ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اشتیاق کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ ایک دفعہ اپنے صحابہ کرامؓ کے پاس تشریف لائے۔ ایک صحابی کو سخت پریشان اور غم زدہ دیکھا تو اس کا سبب پوچھا۔ اس نے جواب دیا مجھے ایک بات نے پریشان کر رکھا ہے کہ آج آپ ﷺ ہمارے ساتھ موجود ہیں اور ہمیں آپ ﷺ کی صحبت حاصل ہے اور آپ ﷺ سے ملنے کا شوق فراواں ہے۔ لیکن جب ہم یا آپ ﷺ فوت ہو جائیں۔ ہم جنت میں ہوں گے اور آپ ﷺ جنت کے سب سے اعلیٰ درجہ میں تو ہم آپ ﷺ کو کیسے دیکھ سکیں گے اور اگر ہم جہنم میں چلے گئے تو پھر کیا بنے گا؟۔ تو آپ ﷺ نے اپنے اس محبت کرنے والے کو خوش خبری سنائی کہ:

''المرء مع من احب'' ﴿آدمی روز قیامت اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔﴾

ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ سے حقیقی محبت ہے۔ کیوں کہ حب رسول ہی ایمان کا حصہ ہے: ''لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین ۰ صحیح بخاری: ۱۵'' ﴿تم میں سے کوئی

شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں محمد ﷺ اسے اس کی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔﴾

’’واللہ ما طلعت الشمس وما غربت الا وحبك مقرون بانفاسی ولا جلست بقوم احدثهم الا وانت حدیثی بین جلاء سی‘‘ ﴿اللہ کی قسم! سورج کے طلوع وغروب میں ہر پل آپ کی محبت میرے سانسوں میں رواں ہے اور جب بھی میں کسی مجلس میں بیٹھتا ہوں تو آپ ﷺ ہی میری گفتگو کا موضوع ہوتے ہیں۔﴾

صحیح مسلم کی حدیث ہے۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ: ’’آپ ﷺ کی رنگت چمک دار تھی۔ آپ ﷺ چلتے تو پسینہ مبارک ایسے گرتا جیسے سرخ موتی گر رہے ہیں اور آپ ﷺ کی جلد حریر وریشم سے زیادہ نرم تھی اور آپ ﷺ کے جسم کی خوشبو عنبر اور کستوری سے بھی زیادہ پیاری تھی۔‘‘

ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور قیلولہ کے لئے لیٹ گئے اور آپ ﷺ کو قدرے زیادہ پسینہ آتا تھا۔ میری ماں ام سلیمؓ آپ ﷺ کا پسینہ ایک شیشی میں ڈالنے لگیں۔ نبی ﷺ بیدار ہوئے تو پوچھا: ام سلیم کیا کر رہی ہو؟۔ کہنے لگیں یہ آپ ﷺ کا پسینہ ہے۔ ہم اسے بطور خوشبو استعمال کریں گے۔

صحابہ کرام کو رسول اللہ ﷺ سے شدید محبت کا اندازہ اس واقعہ سے کیا جا سکتا ہے۔

جنگ بدر میں صفوں کی درستگی کے دوران ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک تیر تھا۔ جس کے ذریعے آپ ﷺ صف سیدھی فرما رہے تھے کہ سوادؓ بن غزیہ کے پیٹ پر جو صف سے کچھ آگے نکلے ہوئے تھے۔ ہلکا دباؤ ڈالتے ہوئے فرمایا: سوادؓ! برابر ہو جاؤ۔ سوادؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ بدلہ دیجئے۔ آپ ﷺ نے اپنا پیٹ کھول دیا اور فرمایا: بدلہ لے لو۔ سوادؓ آپ ﷺ سے چمٹ گئے اور آپ ﷺ کے پیٹ کو چومنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے سوادؓ! تجھے ایسا کرنے پر کس بات نے آمادہ کیا؟۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جو کچھ درپیش ہے آپ ﷺ دیکھ ہی رہے ہیں۔ شاید میری آپ ﷺ سے آخری ملاقات ہو تو میں نے چاہا کہ آپ ﷺ کے ساتھ آخری ملاقات اس طرح ہو کہ میری جلد آپ ﷺ کی جلد سے چھو جائے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ دیکھئے! کائنات کا سپہ سالار اپنے آپ کو پورے لشکر کے سامنے قصاص کے لئے ایک سپاہی کے حوالے کر رہا ہے۔

آپ ﷺ کی مہر نبوت کا تذکرہ کئے بغیر آپ ﷺ کی شخصیت مکمل نہیں ہو سکتی۔ جو آپ ﷺ کی کمر مبارک پر دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ بالکل ایسے جیسے کبوتر کا انڈہ۔ یہ جسم مبارک کے مشابہ تھی اور اس پر مسوں کی طرح تلوں کا جھمکٹ تھا۔ یہ آپ ﷺ کا معجزہ اور نبوت کا نشان تھا۔ جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ کی کتابوں میں کیا ہے۔

اور بعض نے اس کی حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ نبی ﷺ کا دل حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا تو اس پر یوں مہر لگا دی گئی۔ جس طرح کہ کستوری سے بھری ہوئی تھیلی کو بند کر کے اس پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ آپ ﷺ انسانیت کے ہادی اور معلم تھے۔ اللہ کی حدود کے معاملے میں انتہائی عادل اور سخت تھے۔ لیکن اپنی ذات کے بارے میں لوگوں میں سب سے

زیادہ نرم اور رحم دل تھے۔ آپ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔

ایسے رحمت وشفقت کے مجسمہ اور حیادار پیغمبر ﷺ کے بارے میں ایسی حیاباختہ تصاویر اور خاکے بناتے ہوئے ان لوگوں کو شرم آنی چاہیے تھی۔ قاتلهم الله انىٰ يوفكون!

جو تمام اعلیٰ انسانی کمالات کا حسین مرقع تھے اور دنیا کا کوئی انسان آپ ﷺ کا ہم پلہ نہیں ہو سکتا۔ آپ ﷺ نے اپنی قوم کے ظلم وستم کا جواب ایسی عظیم الشان دعوت سے دیا کہ کفر وشرک اور سرکشی کی تمام آندھیاں چھٹ گئیں اور دنیا کو وہ درس دیا کہ آج چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اس کی کوئی نظیر پیش نہیں کر سکا۔

عیسائی بادشاہ ہرقل نے ابوسفیان سے پیغمبر ﷺ کا تذکرہ سننے کے بعد اس سے یہ کہا تھا کہ جو کچھ تم نے بتایا ہے۔ اگر وہ سچ ہے تو یہ شخص جلد میری ان دونوں قدموں کی جگہ کا مالک بن جائے گا۔ اگر میں اس کے پاس ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا۔

نبی ﷺ صرف قریش اور جزیرہ عرب کی طرف رسول بنا کر نہیں بھیجے گئے۔ بلکہ پوری کائنات ارضی کی طرف رسول بنا کر مبعوث کیے گئے۔ بچپن سے چالیس سال تک آپ ﷺ کی زندگی تقویٰ اور عفت کی اعلیٰ مثال اور چالیس سال سے وفات تک دعوت وجہاد کا عملی نمونہ۔ گویا بچپن سے وفات تک آپ ﷺ کی زندگی ایک کھلی ہوئی کتاب کی مانند تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس داعی برحق کے نقشہ زندگی کو دلیل کے طور پر پیش فرمایا: ''لقد لبثت فيكم عمرا من قبله افلا تعقلون ۰ یونس:۱۶''

وہ شخص جس نے چالیس سال تک کسی سے جھوٹ نہیں بولا۔ ساری کسوٹیوں پر اپنے آپ کو کھرا ثابت کیا۔ کیا عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ اس کے بعد وہ اللہ پر جھوٹ باندھے گا؟ نہیں! نہیں! بلکہ کفار مکہ خود ہی اپنی عقل کے دشمن بن گئے تھے۔ عناد اور تعصبات نے ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا تھا۔

اور پھر جب نبوت کا بھاری بوجھ آپ کے کندھوں پر ڈال دیا گیا۔ آپ ﷺ شدید خوف کی حالت میں حضرت خدیجہؓ کے پاس آئے اور فرمایا کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ تو اس وقت آپ ﷺ کی زندگی اور کردار سے واقف وہ خاتون پورے اعتماد کے ساتھ یہ کہتی ہے: ''بخدا! اللہ آپ ﷺ کو رسوا نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ درماندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ تہی دستوں کا بندوبست کرتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور راہ حق میں مصائب پر مدد کرتے ہیں۔'' (صحیح بخاری:۳)

پورا واقعہ معلوم کرنے کے بعد حضرت خدیجہؓ آپ ﷺ کو اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ جو دور جاہلیت میں عیسائی مذہب قبول کر چکے تھے اور انجیل کے عالم تھے۔ حضرت خدیجہؓ سے پوری بات سننے کے بعد جو کہ وہ بوڑھا اور آنکھوں سے نابینا انسان رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کیا کہتا ہے کہ: ''یقیناً یہ اس امت کا نبی ہے۔'' اور پھر رسول ﷺ کو مخاطب کر کے کہا کہ: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ تو وہی ناموس ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا کرتا تھا۔''

پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا سر پکڑ کر اسے بوسہ دیا اور کہا کہ: ”کاش! میں اس وقت توانا اور زندہ ہوتا جب آپ ﷺ کی قوم آپ ﷺ کو نکال دے گی۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا تو کیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے؟۔ ورقہ نے کہا: ہاں! جب بھی کوئی آدمی اس طرح کا پیغام لایا۔ جیسا کہ آپ ﷺ لائے ہیں تو اس سے ضرور دشمنی کی گئی اور اگر میں نے آپ ﷺ کا زمانہ پالیا تو آپ ﷺ کی زبردست مدد کروں گا۔ اس کے بعد ورقہ جلد ہی فوت ہوگئے۔ (صحیح بخاری:۳)

پھر جب ”یا ایھا المدثر ۰ قم فانذر ۰ وربک فکبر ۰ وثیابک فطھر ۰“ آیات نازل ہوئیں اور قوم کا یہ چمکتا ہوا ہیرا اور صادق وامین کا لقب پانے والا اللہ کا یہ پیغمبر دین الٰہی کی دعوت لے کر کھڑا ہوا تو زمانہ کی آنکھوں کا رنگ ڈھنگ بدل گیا۔ مخالفتوں کے طوفان اٹھے۔ نبی ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو سنگین عذابوں سے گزرنا پڑا۔ آل یاسر پر جو بیتی تاریخ کے صفحات میں موجود ہے۔

یہ سب کچھ اس لئے برداشت کیا گیا کہ انسانیت شرک کی وادی سے نکل آئے۔ حتیٰ کہ جب کفار مکہ کی سختیاں اور تشدد حد سے گزر گیا تو آپ ﷺ کو اپنے ساتھیوں کو ہجرت کا حکم دینا پڑا۔

لیکن جب آپ مکہ میں کفار کے ظلم وستم کے مقابلے میں پہاڑ بن کر کھڑے ہوگئے۔ ظلم وستم کی آندھیاں اٹھیں اور گزر گئیں۔ لیکن آپ کے قدموں میں ہلکی سے لغزش بھی پیدا نہ کرسکیں اور آپ ﷺ نے ”وجاھدھم بہ جھاداً کبیراً ۰“ کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کردیا۔

جب کفار کی تمام تدابیر ناکام ہوگئیں تو انہوں نے آپ کو عرب کی حسین وجمیل عورت، بادشاہت اور مال وزر کا لالچ دیا۔ جب یہ سازش بھی ناکام ہوگئی تو انہوں نے دھمکیاں دیں۔ لیکن آپ نے عزیمت مجاہدانہ سے سرشار ہوکر یہ جواب دیا کہ:

”خدا کی قسم! یہ لوگ اگر میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ کر چاہیں کہ اس مشن کو چھوڑ دوں تو میں اس سے باز نہیں آسکتا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس مشن کو غالب کردے یا میں اس جدوجہد میں کام آجاؤں۔“

پھر ابوطالب اور مونس وغم گسار بیوی حضرت خدیجۃؓ الکبریٰ کی وفات کا سال اندوہ اور اس کے بعد طائف میں آپ جو گزری وہ بقول حضرت عائشہ صدیقہؓ آپ ﷺ کی زندگی کا اندوہ ناک دن تھا۔ جب آپ ﷺ نے طائف کے سرداروں کو دعوت دی تو ایک بدبخت نے کہا کہ اگر واقعی اللہ نے ہی آپ کو بھیجا ہے تو پس وہ کعبہ کا غلاف نچوانا چاہتا ہے۔ دوسرے نے تمسخر اڑاتے ہوئے کہا کہ کیا رب کو تمہارے علاوہ رسالت کے لئے کوئی اور موزوں آدمی نہیں ملا اور تیسرے نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں تجھ سے بات تک نہیں کرنا چاہتا۔ آپ ﷺ نے صبر وثبات اور تحمل سے یہ سارے تیر برداشت کئے۔

پھر انہوں نے بازاری لونڈوں اور غلاموں کو آپ ﷺ کے پیچھے لگادیا۔ وہ آپ ﷺ کو گالیاں دیتے۔ ٹخنے کی ہڈیوں پر پتھر مارتے۔ آپ ﷺ نڈھال ہوجاتے تو بیٹھ جاتے۔ جوتیاں خون سے بھر گئیں تو آپ ﷺ نے بالکل بے دم ہوکر ایک باغ میں پناہ لی۔

اسی عالم میں قرن منازل کے پاس جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ پہاڑوں کا نگران فرشتہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہے۔ اگر آپ ﷺ چاہیں تو وہ اس ظالم قوم کو دو پہاڑوں کے درمیان کچل دے۔ اس وقت نبی رحمت ﷺ نے جو الفاظ ارشاد فرمائے۔ اس میں آپ ﷺ کی یگانہ روز شخصیت کی ایک جھلک اور آپ ﷺ کے اخلاق عظیم کا جلوہ دیکھا جاسکتا ہے۔ فرمایا کہ:

"نہیں! بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ عزوجل ان کی پشت سے ایسی نسل پیدا کرے گا جو صرف ایک اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گی۔"

اے پیغمبر کی توہین کرنے والو! مکہ اور اس کے باشندوں سے پوچھو۔ طائف اور اس کے پہاڑوں سے سوال کرو کہ اس محسن انسانیت ﷺ نبی کی عظمت کیا ہے؟......!

اللہ کی قسم! زبان وقلم کی وسعتیں، مدتوں کی زمزمہ خوانیاں اور دفتروں کے دفتر بھی آپ ﷺ کی عظمت کا احاطہ نہیں کرسکتے۔ کوئی بڑے سے بڑا سیرت نگار، پیغمبر ﷺ کی سیرت نگاری کا حق ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کوئی بڑے سے بڑا زور آور قلم بھی اس ہستی کے تذکرہ کو صفحہ قرطاس پر منتقل کرنے کا یارا نہیں رکھتا......!

چنانچہ جب کفار مکہ کی اذیت ناکیاں اور توہین آمیزیاں حد سے بڑھ گئیں تو حق تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان ہوا کہ:

"ولقد استهزئ برسل من قبلك فحاق بالذين سخروا منهم ماكانوا به يستهزؤن · الانعام:١٠" ﴿اے نبی! تم سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کا مذاق اڑایا جاچکا ہے۔ مگر ان مذاق اڑانے والوں کو اسی چیز نے گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔﴾

"ولقد كذبت رسل من قبلك فصبروا على ماكذبوا و أذوا حتىٰ اتهم نصرنا ولا مبدل لكلمات الله · الانعام:٣٤" ﴿تم سے پہلے بھی بہت سے رسول جھٹلائے جاچکے ہیں۔ مگر اس تکذیب پر اور ان اذیتوں پر جو انہیں پہنچائی گئیں۔ انہوں نے صبر کیا۔ یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد پہنچ گئی۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدلنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے۔﴾

اور آج اس توہین آمیزی کے مرتکب افراد خود اپنا ہی نقصان کررہے ہیں اور وہ اپنے انجام بد سے بچ نہیں سکیں گے اور یہ اللہ کی طرف سے ہمارے ایمان اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہماری محبت کا امتحان ہے کہ ہم نے اتباع رسول ﷺ اور ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ میں کیا کردار ادا کیا۔

سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کا مقام ومنصب!

مرسلہ: مولانا عبدالستار حیدری

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد!

گنتی بڑی رقم کیوں نہ ہو۔ پہلے ایک اکائی تھی۔ جس سے اعداد وشمار بڑھتے گئے اور یہ رقم بن گئی۔ آج دنیا میں مسلمان کروڑوں اور اربوں ہیں۔ لیکن ان کی گنتی کہاں سے شروع ہوئی۔ یہ ایک تاریخی سوال ہے اور اس امت کی تاریخ جاننے کی ایک فطری راہ ہے۔ جس طرح حضور ﷺ قصر نبوت کی آخری اینٹ ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ قصر امت کی پہلی اینٹ ہیں۔ جن سے اسلام کی گنتی شروع ہوئی اور پھر مسلمان بڑھتے ہی گئے...... مسلمات کی گنتی حضرت خدیجہ الکبریٰؓ سے شروع ہوئی...... مسلموں کا آغاز حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ہوا۔ بچوں کو بھی ساتھ لے لیں تو ان میں سب سے پہلے ساتھ چلنے والے حضرت علی المرتضیٰؓ تھے۔ بات یہاں آکر ٹھہری کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اب اکیلے نہ رہے اور یہ قافلہ آگے چلتا ہی گیا۔ ہر موڑ پر اسے تازہ خون ملتا رہا اور بڑے بڑے جری قسم کے لوگ داخل دائرہ اسلام ہوئے۔ یہاں تک کہ کفر کی فولادی رگیں بھی پگھل کر رہ گئیں۔ اس تازہ بہار پر حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی کہتے ہوں گے:

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب مرے راز داں اور بھی ہیں

تاریخ انبیاء علیہم السلام پر نظر کیجئے۔ ہر نبی اپنے سے پہلوں کی تصدیق کرتا رہا اور آئندہ آنے والوں کی خبر دیتا گیا۔ آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور آپ نے پہلے سب نبیوں کی تصدیق کی۔ لیکن آئندہ کسی آنے والے کی بشارت نہ دی۔ اس کی بجائے قیامت کی خبر دی۔ فرمایا کہ: ''میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں۔''

اس کا حاصل یہ تھا کہ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت۔ حاصل یہ کہ میرے بعد قیامت ہے کوئی اور امت نہیں۔

اب حضور ﷺ کسی آئندہ آنے والے نبی کی خبر نہیں دے رہے اور نہ آپ ﷺ کسی کے مبشر ٹھہرے تو آپ ﷺ کا مصدق کون ہو؟۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مصدق تھے اور حضور ﷺ کے مبشر اور حضور ﷺ پہلے سب نبیوں کے مصدق ہوئے۔ مگر کسی کے مبشر نہ بنے۔ یہ کیوں؟۔ یہ اس لئے کہ حضور ﷺ پر باب نبوت بند ہوگیا تھا۔ اب حضور ﷺ کے بعد کوئی اور نبی پیدا نہ ہوگا۔ جب آپ ﷺ کسی کے مبشر نہیں تو آپ ﷺ کا مصدق کوئی نبی کیسے ہوسکتا تھا۔ مصدق تو وہی ہوتا ہے جس کی بشارت اس تصدیق پانے والے نے پہلے دی ہو۔

ختم نبوت کے باعث آپ ﷺ کسی آسانی مصدق کے تصدیق نہ لے سکے۔ سوال پیدا ہوا کہ جب پچھلے ہر نبی کا کوئی نہ کوئی مصدق ٹھہرا تو حضور ﷺ جو سب سے ارفع واعلیٰ اور افضل واکمل رسول تھے۔ آپ ﷺ کا کوئی مصدق کیوں نہ ہو؟۔ جواب یہ ہے کہ ختم نبوت کی وجہ سے حالات بدل چکے تھے۔ اب مصدق کی بجائے صدیق کا منصب تجویز ہوا۔ حضور ﷺ کی تصدیق اب مصدق نہیں صدیق کرے گا۔ صدیق نبی نہ ہوگا۔ لیکن نبوت کے ساتھ اس طرح چلے گا۔ جس طرح سایہ اصل کے ساتھ چلتا ہے۔ نبی ہجرت بھی کرے گا تو سایہ ساتھ رہے گا۔ نبی گنبد خضریٰ میں ٹھہرے تو یہ پرتو کمالات نبوت ساتھ ہوگا۔ یہ صدیق ہونے کا منصب کسے ملا؟۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کو۔ اس پہلے مسلمان کو جس نے حضور ﷺ کی سب سے پہلے تصدیق کی۔

اس تفصیل میں اس سوال کا جواب بھی مل گیا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو تصدیق رسالت کے لئے کسی معجزہ کی ضرورت کیوں نہ پڑی۔ وجہ یہ ہے کہ وہ تو پیدا ہی اس لئے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کے لئے مصدق کا کام کریں۔ ان کا تو مقصد وجود ہی حضور ﷺ کی تصدیق کرنا تھا۔ جس طرح کوئی چیز اپنے جوہر ذات سے جدا نہیں ہوسکتی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ تصدیق رسالت کی ذمہ داری سے ایک لمحہ کے لئے بھی دور نہ رہ سکتے تھے۔ ادھر شمع رسالت چمکی ادھر سینہ صدیق میں اتری۔ نبوت اور صدیقیت اس طرح ساتھ ساتھ چلے۔ جیسے فاعل اور قابل ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ سورج روشنی دینے میں فاعلی قوت رکھتا ہے تو چاند اس سے منور ہونے میں قابل کے درجہ میں ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ رسالت میں فاعل اور قابل کے اسی درجہ پر تھے۔ دوسرے صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ کی تصدیق کی تو بتقاضائے علم، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ ﷺ کی تصدیق کی بتقاضائے فطرت۔ کیونکہ آپ کی تخلیق ہی اس کام کے لئے ہوئی تھی۔

سورج پردے کے پیچھے چلا جائے تو دنیا چاند سے مستفیض ہوتی ہے اور وہ بھی حقیقت میں آفتاب کا ہی فیض ہوتا ہے۔ حضور ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد حضرات صحابہ کرامؓ اس چاند کے گرد جمع ہوئے اور ایسے جمع ہوئے جیسے چاند کے گرد ستاروں کا ہالہ ہوتا ہے۔ چاند کبھی دن کو بھی نظر آجاتا ہے۔ لیکن سورج کے اکرام میں وہ روشن نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ دور آفتاب ہے۔ اس میں چاندنی کیسے ہو۔ جونہی سورج پردے کے پیچھے ہوا وہی چاند اب دمک اٹھتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اس دور خلافت میں ایسے چمکے کہ علم وعزیمت میں دنیا نے ان کا مثل نہ دیکھا۔ جس طرح چاند سورج کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ صدیق کا ہر قدم نبوت کے ساتھ ساتھ اختیار رہا۔ والشمس وضحها والقمر اذا تلها! یہ خلافت اعلیٰ منہاج النبوۃ کا مظاہرہ تھا۔ صدیق اتنا بھی گوارا نہیں کرتا کہ لشکر اسامہ کے سامان کی جو گرہیں حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے باندھیں۔ انہیں وہ مدینہ منورہ میں ہی کھول دے۔ نہیں وہ کھلیں گی تو اسی میدان جہاد میں جہاں ان کے کھلنے کا ارادہ نبوت نے کیا تھا۔ صدیق کا تو کام یہ ہے کہ اس کا ہر قدم نبوت کے ساتھ اٹھے اور وہ ہر بات میں نبی کی تصدیق کرتا جائے۔

حضرت صدیق اکبرؓ اور مسئلہ ختم نبوت

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خلیفہ ہوتے ہی جو چیز بصورت فتنہ سامنے آئی وہ مدعیان نبوت کی کھیپ تھی۔ یمن کے علاقہ میں اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ داغ دیا اور یمامہ کے علاقہ میں مسیلمہ نے رسالت کا دعویٰ کر دیا اور سجاح دختر حارث نے جزیرہ میں نبوت کا دعویٰ کر دیا اور طلیحہ اسدی نے بنو اسد اور بنو طی میں اپنی نبوت کا پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ مسئلہ ختم نبوت کوئی معمولی مسئلہ نہ تھا۔ قرآن حکیم نے وضاحت سے اعلان کر دیا کہ محمد ﷺ کے بعد کسی انسان کو نبوت نہیں دی جائے گی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے تمام مہاجرین اور انصار کو جمع کر کے مشورہ طلب کیا۔ سب نے تمام مدعیان نبوت سے جنگ کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ تمام مدعیان نبوت کی سرکوبی کے لئے الگ الگ لشکر نامزد کئے گئے اور چند ہی ایام میں تمام لشکر فتح مندی کے جھنڈے لہراتے ہوئے واپس ہوئے۔ بہر حال لشکر صدیقی جدھر بھی گئے فتح مندی نے ان کے قدم چومے۔ کسی ایک محاذ پر بھی شکست سے دوچار نہ ہوئے۔ اس کی وجہ بغیر اس کے کیا ہو سکتی ہے کہ غار ثور میں آنحضور ﷺ نے ابوبکر صدیقؓ سے فرمادیا تھا۔ لا تحزن ان اللہ معنا! یعنی معیت خداوندی جو خاص امداد سے عبارت ہے۔ میرے اور تیرے دونوں کے ساتھ ہے۔ ذائقہ موت سے کوئی فرد بشر مستثنیٰ نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ جمادی الاخریٰ ۱۳ ہجری کی ساتویں تاریخ کو بیمار ہوئے اور ۲۲ تاریخ کو ۱۵ دن بیمار رہ کر اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! (ماخوذ خلفائے راشدین)

گستاخ رسول کی گرفتاری کا مطالبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانکی کی زیر نگرانی ایک ہنگامی اجلاس سنگھاتوی اسلامی لائبریری میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں حضرت مولانا محمد رمضان آزاد‘ جناب ریاضت شاہ‘ جناب محمد انور کمبوہ‘ جناب شیخ شوکت علی‘ جناب ڈاکٹر عبدالمالک‘ حضرت مولانا عبدالعزیز‘ حضرت مولانا گل حسن‘ حضرت مولانا محمد ابراہیم‘ حضرت مولانا محمد علی صدیقی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور‘ حضرت مولانا محمد قاسم‘ حضرت مولانا عبدالستار‘ حضرت مولانا جمیل احمد‘ حضرت مولانا علی شیر‘ جناب نذیر احمد فاروقی‘ جناب قاری محمد زاہد اور جناب حافظ خان محمد نے شرکت فرمائی۔

اجلاس میں دیگر امور کے علاوہ ساہیوال میں ہونے والے توہین رسالت کے واقعہ پر غم وغصہ کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ منور احمد نامی شخص کو گرفتار کرے۔ جس نے کراچی کے خورشید احمد کو ایس ایم ایس پر ناقابل بیان گستاخانہ پیغام بھیجا۔ جو کہ موبائل کے ریکارڈ پر موجود ہے۔

ہم کیوں نہ انتظار کریں!

جناب عرفان صدیقی

حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضورﷺ نے کہ:

”جب حکومت کا مال ذاتی ملک سمجھ لیا جائے گا...... اور امانت کو ہڑپ کرلیا جائے گا...... اور زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا جانے لگے گا...... اور علم دین دنیوی مقاصد کے لئے حاصل کیا جانے لگے گا...... اور لوگ اپنی بیویوں کے فرمانبردار اور اپنی ماؤں کے نافرمان ہوں گے...... اور دوست کو قریب اور باپ کو دور کریں گے...... اور قبیلے کا سردار فاسق ہوگا...... اور قوم کا رئیس رذیل ہوگا...... اور ایک دوسرے کا احترام دوسرے کے شر سے بچنے کے لئے کیا جائے گا...... اور گانے والیاں معزز ہو جائیں گی...... اور گانے کے آلات عام ہو جائیں گے...... اور مساجد میں لڑائی جھگڑے ہوں گے...... اور شراب پی جائے گی...... اور اس امت کے لوگ پہلے لوگوں پر لعن طعن کریں گے...... تو اس وقت انتظار کرو سرخ آندھیوں کا...... زلزلوں کا...... زمین میں دھنسائے جانے کا...... پتھروں کی بارش کا...... چہروں کے بدل جانے کا...... اور پے در پے عذابوں کا...... جیسے کہ تسبیح کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور دانے پے در پے گرنے لگیں۔“

ترمذی شریف میں درج یہ حدیث مبارکہ میرے سامنے کھلی ہے...... اور میں سوچ رہا ہوں کہ کیا یہ سارے آثار ظاہر نہیں ہوگئے؟...... کیا یہ تمام علامتیں آشکارا نہیں ہوگئیں؟...... کیا اللہ کے احکام کی نافرمانی کا دائرہ پیہم پھیلتا نہیں جارہا؟...... کیا لہو ولعب ہماری زندگیوں کا حصہ نہیں بن گئے؟...... کیا ہم نے علماء قرآن وسنت سے بغاوت کا راستہ اختیار نہیں کرلیا؟...... کیا ہم نے اپنی ساری ترجیحات کو دنیوی مفادات کے سانچے میں نہیں ڈھال لیا؟...... کیا ہمارے حکمرانوں کے چال چلن اسلامی تقاضوں سے دور نہیں ہوگئے؟...... کیا ہمیں اپنی بیویاں اپنی ماؤں سے زیادہ محترم نہیں ہوگئیں؟...... کیا ہمیں اپنے باپوں سے بھی زیادہ اپنے دوستوں کی دلداری کا خیال نہیں ہے؟...... کیا ہمارے حکمرانوں نے حکومت کے مال کو اپنی ذاتی ملکیت نہیں جان لیا؟...... کیا ہم زکوٰۃ سے بچنے کے لئے جھوٹے حلف نامے جمع نہیں کرارہے ہیں؟...... کیا ہم اسے ایک ناروا ٹیکس نہیں سمجھ رہے؟...... کیا علم دین کے حصول کا مقصد بھی سرکاری مناصب حاصل کرنا نہیں ہوگیا؟...... کیا ہم صرف اسی شخص کا احترام نہیں کرتے جس کے شر کا خطرہ ہو؟...... کیا گلوکارائیں، فنکارائیں اور اداکارائیں معزز ومحترم نہیں ہوگئیں؟...... کیا گلی گلی کوچے کوچے آلات موسیقی کی خرید وفروخت نہیں ہورہی؟...... کیا ہماری مسجدیں باہمی جھگڑوں اور تو تکار کی جگہیں نہیں بن گئیں؟...... کیا شراب نوشی عام نہیں ہوگئی؟...... کیا ہم گزر جانے والوں پر لعن طعن کی روش نہیں اپنا چکے؟......!

اور جب یہ سب کچھ ہوگیا ہے...... اور جب یہ سب کچھ مسلسل ہورہا ہے...... اور جب ہم اللہ کے راستے کو بھول

چکے ہیں...... اور جب ہمیں نہیں یاد رہا کہ اللہ کی کتاب نے ہمیں کیا حکم دے رکھا ہے...... اور جب ہم فراموش کر چکے ہیں کہ پیغمبر آخر الزمان ﷺ نے ہمیں کس ضابطہ اخلاق کی تعلیم دے رکھی ہے...... اور جب ہم اللہ کو خالق و مالک ماننے کے باوجود غیر کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہیں...... اور جب ہم غیر اللہ کی خوشنودی کے لئے اہل حرم کا لہو بہا رہے ہیں...... اور جب ہم کھلے بندوں حدود اللہ کا تمسخر اڑا رہے ہیں...... اور جب ہم بھول گئے ہیں کہ ہمیں ایک نہ ایک دن اس دنیا سے جانا ہے...... اور جب ہمارا ایمان کمزور ہو چکا ہے کہ ہمیں اللہ کے حضور پیش ہونا ہے...... اور جب ہمیں نہیں یاد رہا کہ ہمارے اعمال کی باز پرس ہونی ہے...... اور جب دنیوی مال و دولت اور جاہ و جلال ہی ہمارا مقصود ہو گیا ہے...... تو پھر ہم کیوں نہ انتظار کریں......!

سرخ آندھیوں کا......! تباہ کن زلزلوں کا...... ! زمین کے اندر دھنسا دیے جانے کا......! پتھروں کی بارش کا......! چہروں کے بدلے جانے کا اور پے در پے عذابوں کا......!

ایک کے بعد دوسرا...... دوسرے کے بعد تیسرا عذاب جیسے تسبیح کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور دانے پے دانے گرنے لگیں۔ 18 / اکتوبر کا دن اسی تنبیہ اسی وعید کا دن تھا......!

سرکار کہتی ہے! 38 ہزار افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔

آثار کہتے ہیں! شاید یہ تعداد لاکھوں میں چلی جائے......! 10 ہزار کے لگ بھگ بچے ہلاک ہو گئے۔ یہ قیامت نہ تھی...... ! لیکن قیامت سے کم بھی نہ تھی۔ اشارا آ گیا......! تنبیہ کر دی گئی...... ! وعید آ گئی...... ! لیکن کیا ہمارے طور اطوار بدلے ہیں؟۔ کیا ہمارا چال چلن تبدیل ہوا ہے؟۔ کیا ہمارے کردار میں مثبت تبدیلی آئی ہے؟۔ کیا ہمارے روز و شب بدلے ہیں؟۔ کیا ہمارے حکمرانوں کی پالیسیاں تبدیل ہوئیں ہیں؟۔ کیا ہمارا رخ اللہ کی طرف مڑ گیا ہے؟۔ شاید نہیں...... ! یقیناً نہیں...... ! اور اگر اللہ کی اس وعید کے بعد بھی ہم جوں کے توں ہیں تو...... پھر...... ! تو پھر سرخ آندھیاں کیوں نہیں چلیں گی...... ! زلزلے کیوں نہ آئیں گے؟...... پتھر کیوں نہ برسیں گے؟...... عذاب کیوں نہ ٹوٹیں گے؟......!

اور روایت کرتے ہیں ابن ابی الدنیا......! پوچھا گیا حضرت عائشہؓ سے کہ زلزلے کیوں آتے ہیں؟۔ فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ:

”جب لوگ بے باکی کے ساتھ حلال سمجھ کر زنا کرتے ہیں اور شراب پیتے ہیں...... موسیقی کی محفلیں سجاتے ہیں...... تو اللہ تعالیٰ کو آسمانوں پر غیرت آتی ہے...... اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں کہ زمین کو ہلا دیا جائے۔“

کیا اب بھی ہماری آنکھوں پر سیاہ پٹیاں بندھی رہیں گی؟...... کیا ہم اب بھی غفلت کی نیند سوتے رہیں گے؟...... کیا اب بھی ہم بغاوت کی راہوں سے نہیں لوٹیں گے؟...... کیا اب بھی ہم مصنوعی خداؤں کی دہلیز پر سجدہ ریز رہیں گے؟...... کیا اب بھی روشنی کی کوئی کرن ہمارے باطن کے ظلمت کدوں میں نہیں اترے گی؟...... کیا اب بھی گمراہی اور سرکشی کا اندھا سفر تمام نہیں ہوگا؟۔

مطالعے کی میز پر

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عمامہ کی فضیلت: ”عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ رکعتان مع الذنب افضل من سبعین رکعة بلا ذنب۔ “یعنی عمامہ کے ساتھ دو رکعت پڑھنا بغیر عمامہ کے ستر رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں: ”عظموا عمائمکم “یعنی عمامے باندھا کرو۔ عمامہ باندھنا علماء، صلحاء، مشائخ کے شعار میں سے ہے۔ (بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ ص ۲۲۱ نمبر۲)

داڑھی رکھنے کا حکم: بخاری ومسلم میں ہے: ”قصوا الشوارب واعفوا اللحی۔ “یعنی داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھیں کتراؤ۔ یہ دو صیغے امر کے ہیں اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے داڑھی بڑھانا اور مونچھیں کتروانا اور چھوٹی کرانا واجب ہے اور ترک واجب حرام ہے۔ لہٰذا داڑھی کتروانا یا منڈوانا، اور مونچھیں بڑھانا دونوں فعل ناجائز اور حرام ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی ایک جماعت کے تسبیح کے الفاظ یہ ہیں: ”سبحان من زین الرجال باللحی والنساء بالذوائب “یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو زینت عطا فرمائی داڑھیوں کے ساتھ اور عورتوں کو خوبصورتی عطا فرمائی سر کے بالوں سے۔ سب سے پہلے داڑھی کے بال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سفید ہوئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ مجھ سے پہلے تو کسی کی داڑھی سفید نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ یہ سفیدی میرا نور ہے اور میں اس نور کو نار سے نہ جلاؤں گا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی کنویں میں دعا: فرمایا جب حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈال دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو کنویں میں بھیجا۔ رات کے قریب جب حضرت جبرائیل علیہ السلام جانے لگے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میں کنویں میں گھبراؤں گا۔ اس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے درج ذیل دعا سکھلائی اور فرمایا کہ اس سے ہر غم اور خوف دور ہو جائے گا:

"یاصریخ المستصرخین "(اے فریاد کرنے والوں کی فریاد سننے والے)

"یاغوث المستغیثین "(اے فریاد سننے والے فریاد کرنے والوں کی)

"یامفرج کرب المکروبین "(اے تکلیف زدہ کی تکلیف کھولنے والے)

"قدتری مکانی وتعلم حالی "(تحقیق دیکھتے ہیں آپ میری جگہ کو اور جانتے ہیں میرے حال کو)

"ولایخفی علیك شئی من امری "(اور پوشیدہ نہیں کوئی چیز میرے کاموں سے)

رزق حرام: فرمایا حرام روزی کھانے سے اولاد بے حیا پیدا ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جب حرام کا لقمہ پیٹ میں جاتا ہے تو اس سے نطفہ اور خون پیدا ہوتا ہے تو جو اولاد حرام نطفہ سے جنم لیتی ہے تو اس کے اعمال بھی گندے ہوتے ہیں۔ حکماء کی تحقیق کے مطابق خون دل میں جاتا ہے۔ جب گندا خون دل میں جائے گا تو دل گندا ہو جائے گا۔ حالانکہ دل خداوند قدوس کے رہنے کی جگہ ہے تو اللہ تعالیٰ اس گندے دل میں کیسے رہ سکتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت ومعرفت پیدا نہیں ہو سکتی۔ (نقشبندی کشکول ص۴۹)

سانپ کے منہ میں زہر کیوں ہوتا ہے: فرمایا چونکہ شیطان کو سانپ اپنے منہ میں رکھ کر جنت میں لے گیا تھا۔ اس لئے اس کے منہ میں زہر ہوتا ہے۔ اس جرم کی وجہ سے سانپ کو جنت سے نکالا گیا۔ جب یہ نکالا گیا تو اس کے جسم پر ستر ہزار لباس تھے۔ یہ تمام لباس اتار لئے گئے اور ایک چھوڑ دیا گیا۔ سانپ کی خوبصورت کھال درحقیقت جنت کا لباس ہے۔ اسی وجہ سے خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ (نقشبندی کشکول ص۵۱)

عالم باعمل: فرمایا عالم باعمل قبرستان سے گزر جائے تو چالیس دن تک عذاب قبر ٹل جاتا ہے۔

کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا: فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے اور فقر دور ہوتا ہے۔ کھانے کے بعد ہاتھ دھونے سے جنون نہیں ہوتا۔ (کشکول نقشبندی ص۵۵)

حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ کا تسلی دینا: حضرت جبرائیل علیہ السلام کا غار حرا میں آپ ﷺ کو:"اقراء باسم ربک الذی خلق · "پڑھانا اور آپ ﷺ کا گھر تشریف لانا اور آپ ﷺ کے جسم پر کپکپی کا طاری ہونا اور آپ ﷺ کا حضرت خدیجہؓ سے فرمانا:" زملونی دسرونی "یعنی مجھے موٹا کپڑا اڑھاؤ اور سوکر

اٹھنا اور حضرت خدیجہؓ سے فرمانا: ''اے خدیجہ مجھ پر کیا بیتی؟ سارا ماجرا بیان کیا اور آخر میں فرمایا کہیں یہ میری لغزش یا کسی دشمن کی جادوگری کا نتیجہ تو نہیں۔'' حضرت خدیجہؓ نے اپنے شوہر نامدار کی طرف احترام سے دیکھتے ہوئی عرض کیا:

''ابشر یا بن عم واسبت'' اے میرے عم زاد شاد باش وشادزی ثابت رہئے۔

''فوالله نفس خدیجه بیده انی لارجوان تکون نبی هذه الامة'' مجھے اللہ پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں خدیجہ کی جان ہے۔ یقیناً آپ اس امت کے نبی ہیں۔

''والله لایخزیك الله ابداً'' واللہ آپ کبھی ناکام نہ ہوں گے۔

''انك لتصل الرحم وتصدق الحدیث'' کیونکہ آپ ہر انسان کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں۔ سچ آپ کا دستور حیات ہے۔

''وتحمل الکل وتقری الضیف'' مہمان کی تواضع میں آپ سرفہرست ہیں دوسروں کی مصیبت کو اپنے ذمہ لینا آپ کا مستقل شعار ہے۔ (حیات محمدؐ از محمد حسین ھیکل) ص۱۲۵

رسم عقیقہ اور اسم گرامی کی مناسبت: جناب عبدالمطلب نے آپ ﷺ کی ولادت کے ساتویں دن بعد قریش کو دعوت دی۔ حاضرین نے آپ ﷺ کا اسم گرامی سن کر پوچھا کہ محمد نام رکھنے میں کیا خوبی دیکھی۔ (اس پر جناب عبدالمطلب نے الہامی جملہ فرمایا: ''عسی ان یحمد فی الناس'') اس امید پر کہ زمین و آسمان میں آپ ﷺ کی مدح وثناء ہو۔ (حیات محمد ص۱۷۱،۱۷۲)

فلسفہ عقیدۂ ختم نبوت

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

خدائے علیم وکبیر کا ارادہ قاہر وغالب، دین اسلام کو نقطۂ کمال پر پہنچانے اور اس کو ہر دور و دیار کے تقاضوں کو پورا کرنے کے قابل بنانے میں پورا ہوکر رہا، محمد ﷺ نے خدا کا پیغام اور دین کی امانت کو بندوں تک پہنچانے اور اللہ کی راہ میں جہاد کا پورا حق ادا کیا اور ایک ایسی امت تیار کردی جس نے نبوت کا منصب پائے بغیر کار نبوت کی ذمہ داریاں سنبھال لیں اور اسے دعوتِ اسلام کو لے کر کھڑے ہونے، دین کی تحریف وتبدیلی سے بچانے، دنیا کی خیرخواہی اور ہر زمانے میں اور ہر مقام پر انسانیت کا احتساب کرنے پر مامور ومتعین کردیا گیا۔

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تومنون باللہ۔

''تم بہترین امت ہو جو انسانوں کے لیے سامنے لائی گئی ہو، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔''

خدا کے علم ازلی میں یہ پہلے سے مقدر تھا کہ دنیا میں پیغمبروں کے جانشین، علم وہدایت کے روشن مینار اور ثبات و استقامت کے کوہ وقار ہر دور میں موجود رہیں گے جو اس دین کو ہر زمانے میں، غلو اور زیادتی کرنے والوں کی تحریف، باطل پسندوں کے غلط انتساب اور جاہلوں کی بے جا تاویل سے بچاتے رہیں گے، تقدیر الٰہی کے اس فیصلے کی خبر اور بشارت دیتے ہوئے زبانِ نبوت نے کہا:

میری امت میں سے ایک جماعت برابر حق پر قائم اور غالب رہے گی اور ان کا ساتھ نہ دینے والا ان کا کچھ بگاڑ نہ سکے گا، یہاں تک کہ اللہ کا آخری فیصلہ (قیامت) آجائے گا اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔

محمد ﷺ پر سلسلہ نبوت کے خاتمہ اور ان کے بعد ان کی منقطع ہوجانے کا اعلان

جب عالم تکوین وتشریع میں یہ طے ہوگیا تو اس کا اعلان کردیا گیا کہ انسانوں کو ان عقائد و شریعت کی تعلیم (جس پر ان کی دینوی فلاح اور اُخروی نجات کا دارومدار ہے) اب وحی ملائکہ کے ذریعے اور کسی نئے نبی کے واسطے نہیں دی جائے گی اور نبوت اور نزول وحی کا آخری سلسلہ محمد ﷺ پر ختم کیا جارہا ہے۔

نبوت ووحی کے نزول اور ملائکہ بالخصوص جبرائیل کے ذریعہ انبیاء اور محمد رسول اللہ ﷺ خلق خدا کی تعلیم وہدایت پر مامور کرنے کے تذکرے سے قرآن مجید میں بھرا ہوا ہے، یہاں پر چند آیات پیش کی جاتی ہیں۔

جن کا ترجمہ یہ ہے:

وہ فرشتوں کو پیغام دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس کے پاس چاہتا ہے بھیجتا ہے کہ تم یہ اعلان کر

دو کہ میرے سوا کوئی اور معبود نہیں تو مجھی سے ڈرو۔

اور یہ قرآن رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے جسے امانت دار فرشتہ لے کر آپ ﷺ کے دل پر اترا ہے تاکہ آپ کھلی عربی زبان میں ڈرانے والوں میں سے ہوں۔

''کسی بشر کا یہ مرتبہ نہیں ہے کہ اللہ براہ راست اس سے بات کرے مگر یہ کہ وہ بات وحی اور پردے کی اوٹ سے ہو، وہ فرشتہ بھیجے اور وہ رسول کو اس کے حسب اجازت میں اس کے منشاء سے آگاہ کرے اللہ یقیناً بلند اور حکمت والا ہے۔''

''آپ کہہ دیجئے کہ اس کتاب کو روح القدس فرشتہ آپ کے رب کے پاس سے ٹھیک ٹھیک لے کر اترا ہے کہ ایمان لانے والوں کو ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت و بشارت کا سامان ہو۔''

''اور نبی اپنی مرضی سے کچھ نہیں کہتا یہ صرف وحی ہے جو اس کی طرف بھیجی جاتی ہے اور اسے بھرپور طاقت اور قوت والے فرشتے نے اسے سکھایا تو وہ پورے نظر آئے اور وہ بلند افق پر تھے، پھر قریب ہوئے اور آگے بڑھے تو دو کمان کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم پھر خدا نے اپنے بندہ کی طرف جو بھیجا سو بھیجا۔''

''کہہ دو کہ جو شخص جبرئیل کا دشمن ہو (اس کو غصہ میں مر جانا چاہئے) اس نے تو (یہ کتاب) خدا کے حکم سے دل پر نازل کی ہے، جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے۔''

''بے شک یہ (قرآن) فرشتہ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے، جو صاحب قوت، مالک عرش کے ہاں اونچے درجہ والا سردار (اور) امانت دار ہے اور (مکہ والو) تمہارے رفیق (یعنی محمد ﷺ) دیوانہ نہیں ہیں، بے شک انہوں نے اس فرشتہ کو (آسمان کے کھلے یعنی) مشرقی کنارہ پر دیکھا ہے اور پوشیدہ باتوں (کے ظاہر کرنے) میں بخیل نہیں۔''

لیکن جہاں تک وجدانی اور لدنی علوم اور حکم و سعادت اور ان اطلاعات کا سوال ہے جو بعض پاکیزہ نفوس اور ریاضت و مجاہدہ اور علوم و حقائق کے سمندر میں غواصی کرنے والوں کو الہام کردی جاتی ہیں اور جو کچھ لوگوں کو ''نوائے سروش'' یا ندائے غیب کی صورت میں سنائی دیتی ہیں، اس کا نبوت سے تو دور کا بھی تعلق نہیں۔ بعض اوقات اس کیلئے ہدایت و حقانیت کی بھی شرط نہیں ہوتی۔ یہ اعلان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ نبوت محمد ﷺ پر ختم کردی گئی اور یہ مضمون و مفہوم ایسے صریح اور واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے، جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور اس کے بارے میں کج بحثی اور شبہات پیدا کرنے کی کوشش وہی شخص کرے گا جس کے دل میں چور ہو یا اس سے اس کا کوئی مفاد وابستہ ہو۔

وہ صفات جو دائمی نبی اور آخری رسول ہی کے ہو سکتے ہیں

قرآن مجید نے سلسلۂ نبوت کے محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر ختم ہونے اور آپ کے بعد کسی نبی کی بعثت کی مطلقاً ضرورت نہ ہونے کے اظہار کے لیے گوناگوں اور نہایت بلیغ اسالیب بیان اختیار کیے ہیں۔ جو بیک وقت قلب و دماغ کو پورے طور پر اپیل کرنے والے ہیں اس کے لیے کبھی تو قرآن مجید نے رسول اللہ ﷺ کے خصائص و اوصاف ایسے انداز میں بیان کیے ہیں، جن سے عقل سلیم رکھنے والا ہر انسان با آسانی یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ آپ ایک زندۂ جاوید پیغمبر اور قیامت تک کے لیے قابل تقلید نمونہ اور مثالی شخصیت ہیں، چنانچہ ارشاد ہوا:

ما کان محمد آبا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین و کان اللّٰہ بکل شی علیما.

''محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں، بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کے مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔''

قرآن نے آپ کے آخری نبی ہونے کو ظاہر کرنے کیلئے اسی قوم کی زبان اور تعبیرات سے کام لیا ہے، جن کی زبان میں وہ اُترا ہے اور جو اس کے اولین مخاطب اور اس کے سمجھنے اور پھر دنیا کو سمجھانے اور بتانے پر مامور تھے۔ یہ زبان ان کے درمیان رابطے، بول چال اور ادائے مطلب کی زبان تھی، لیکن اس زبان کی محیر العقول وسعت وصلاحیت کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ اس میں کمال وانتہا بتانے والا کوئی لفظ ''خاتم'' سے بہتر موجود نہیں۔ اور اس مطلب کے لیے یہی گفتگو اور شعروادب میں ان کی نوک زبان رکھتا تھا، اس لیے ان کی زبان میں خاتم، ختام اور ختم کے وہی معنی پائے جاتے ہیں، جو قرآن مراد لیتا ہے، یعنی یہ کہ رسول اللہ ﷺ آخری رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، جن کے بعد کوئی دوسرا نبی آنے والا نہیں۔

قرآن نے آخری رسالت کے حامل رسول اللہ کی ایسی صفتیں بیان کی ہیں جو آپ ﷺ کی رسالت کی ابدیت اور بلا استثنا ہر نسل، ہر زمانہ اور ہر طبقہ کے لیے مثالی نمونہ اور اسوۂ حسنہ بننے کی صلاحیت واہلیت کی طرف واضح اشارے کرتی ہیں، جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ من کان یرجو اللّٰہ والیوم الاخر و ذکر اللّٰہ کثیرا.

''تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے، (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو۔

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ و یغفر لکم ذنوبکم، واللّٰہ غفور رحیم.

''(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، خدا تمہیں دوست رکھے گا، اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دیگا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔''

یاایھاالنبی انا ارسلنک شاھدًا و مبشرًا و نذیرًا و داعیاً الی اللّٰہ باذنہ و سراجاً منیراً،

''اے پیغمبر ﷺ ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن۔''

یہ بات سب جانتے ہیں کہ خدائے علاّم الغیوب کی ذات تو بہت اعلیٰ وارفع ہے عقلمندوں اور بلیغ ادیبوں کا بھی یہ شیوہ نہیں کہ وہ کسی ایسے بادشاہ کی مدح وتوصیف میں سحر طرازی اور نفس درازی سے کام لیں جس کی سلطنت عارضی اور

جس کا ستارۂ اقبال رو بہ زوال ہے، اور اس کی جگہ کوئی دوسرا صاحب تاج وتخت لینے والا ہے، اسی طرح ان حکیموں اور دانشوروں کی جو انجام کار گہری نظر رکھتے اور خوب ناپ تول کر کوئی بات کہتے ہیں یہ طینت وافتاد طبیعت نہیں کہ وہ کسی ایسے بچے کی ولادت پر مبارک باد دینے میں فصاحت وبلاغت کے جوہر دکھائیں جس کے متعلق کسی قرینہ سے معلوم ہو گیا ہو کہ اس کی زندگی مختصر اور اس کی بہار چند روزہ ہے وہ ایسی ہستی کی درازی عمر اور بلند اقبال کے گیت بلند آہنگی سے نہیں گاتے، جس کے متعلق بعد میں کہنا پڑتا ہے:

خوش درخشید ولے مستعجل بود

بعثت محمدی ﷺ کے وہ خصائص جو نئی نبوت کے متحمل نہیں

قرآنی اسالیب میں سے ایک اسلوب بیان وہ بھی ہے جو رسول اللہ ﷺ کی عالمگیر رسالت اور آپ کی شریعت کے تعاون میں استعمال ہے۔ یہ بلند آہنگ اعلانات وتصریحات ثابت کرتی ہیں کہ نبوتوں اور آسمانی رسالتوں کا سلسلہ محمد ﷺ پر تمام ہوگا۔ چنانچہ قرآن مجید نے واضح عربی زبان میں جس میں کوئی پیچیدگی اور الجھاؤ نہیں یہ کہا کہ دین اپنے کمال انسانی ضروریات کی تکمیل اور بقائے دوام کی اہلیت وصلاحیت کی ارتقائی منزل پر پہنچ گیا۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا.

"آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا۔ اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔"

یہ آیت عرفہ کے دن حجۃ الوداع کے موقع پر دس ہجری میں نازل ہوئی تھی۔ جس کے بعد جیسا کہ اکثر احادیث و روایات سے معلوم ہوتا ہے حلت وحرمت کا کوئی حکم نہیں نازل ہوا اور اس دن کے بعد رسول اللہ ﷺ کل ۸۱ دن اس دنیا میں رہے اور اکابر صحابہ جو اس دین کے اسرار کو سب سے پہلے بہتر سمجھنے اور مقاصد شریعت کے جاننے والے اور حضور رسالت مآب ﷺ سے سب سے زیادہ قریب اور سب سے زیادہ محبت کرنے والے اور آپ کی زندگی کے آرزومند تھے۔ اس لیے کہ آپ اللہ کا پیغام پہنچا چکے، دین پایہ تکمیل کو پہنچ گیا تھا اور اللہ کی نعمت اس کے بندوں پر تمام ہو چکی تھی۔ چنانچہ ان میں سے بعض حضرات رونے لگے اور بعض لوگوں نے قیامت کی اس گھڑی کے قریب آ جانے کی خبر دی۔ اور بعض ذکی وفہیم علمائے یہود نے (جن کی تاریخ و مذاہب پر نظر تھی) یہ کہا کہ یہ آیت ایک امتیازی اعزاز ہے۔ جس سے مسلمان سرفراز کیے گئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی دین کے لیے وہ فخر ہے۔ جس میں کوئی دوسرا دین شریک نہیں۔ اور انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ جس دن میں یہ آیت اتری ہے اسے یادگار دن بنا دینا چاہیے۔ آنے والے زمانوں میں بھی اس کا جشن منانا اور مسلمانوں کو اس دن پر مسرت وتشکر کا اظہار کرنا چاہیے۔

خود رسول اللہ ﷺ نے بھی جن پر یہ آیت اتری تھی یہی سمجھا چنانچہ آپ نے حجۃ الوداع کے خطبہ نے، جسے ایک لاکھ انسان کان لگائے سن رہے اور یاد کر رہے تھے۔ فرمایا:

''اے لوگو! نہ میرے بعد کوئی نبی مبعوث ہونے والا ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی امت آنے والی ہے۔ خوب سن لو کہ آپ اپنے رب کی عبادت کرنا، پانچوں نمازیں پڑھنا، ایک ماہ کے روزے رکھنا اور خوشی سے اپنے مال کی زکوٰۃ دینا اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرنا، ایسا کرو گے تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو گے۔''

اسی طرح قرآن نے اس کی صراحت کر دی کہ اس دین کی بقائے دوام غلبہ و اقتدار اور شہرت و مقبولیت طے کر دی گئی ہے۔ وہ عزت و حرمت کی بلند ترین چوٹی پر پہنچ کر اور اس کا کلمہ بلند ہو کر رہے گا۔ اس کی روشنی ضرور پھیلے گی اور اس کی صداقت یقیناً عالم آشکار ہو کر رہے گی۔ ارشاد ہوا:

((ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شھیداً))

''وہی تو ہے جس نے پیغمبر کو ہدایت (کتاب) اور دین دے کر بھیجا، تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اور حق ظاہر کرنے کے لئے خدا ہی کافی ہے۔''

(ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون)

'' وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس (دین) کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ کافر ناخوش ہی ہوں۔''

((یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون))

''یہ چاہتے ہیں کہ خدا (کے چراغ) کی روشنی کو منہ سے پھونک کر بجھا دیں حالانکہ خدا اپنی روشنی کو پورا کر کے رہے گا، خواہ کافر ناخوش ہی ہوں۔''

یہ سب کفالتیں اور ضمانتیں خبریں اور اعلان اس کی خبر دے رہے ہیں کہ یہ دین خدا کا آخری دین اور ہر زمانہ اور ہر جگہ کے انسانوں کی ایک ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں اپنا ارادہ پورہ کر کے رہے گا خواہ لوگ اسے پسند کریں یا ناپسند اور اس کے دشمن اور حریف اس سے صلح کریں یا جنگ، جس دین کی یہ شان ہو اور جس کے بارے میں اتنی بڑی خبریں اور چیلنج اس کتاب میں آئے ہوں جس میں کہیں سے باطل کی گنجائش نہیں تو عقل سلیم یہ ماننے پر کبھی تیار نہیں ہو سکتی کہ وہ کسی نسخ و تبدیلی کو قبول کرے گا یا کسی نئے نبی اور رسول کی اس کو کبھی احتیاج پیش آئے گی۔

کسی نئے کی آمد سے متعلق قرآن خاموش ہے

یہ ابدی کتاب جو حق کو باطل سے الگ کرنے والی اور بذات خود حقیقت کی میزان اور لوگوں کے لئے واضح اعلان و بیان ہے اور جس نے اصول دینی سے کسی اصل کو نظر انداز نہیں کیا ہے اور جس پر دین و دنیا کی فلاح اور سعادت و نجات موقوف ہے کسی نئے نبی کی آمد کی اطلاع سے بالکل خاموش ہے جب کہ یہ ایسا معاملہ تھا کہ سکوت تو درکنار کسی گول مول اور مبہم بات کا بھی کوئی موقع نہ تھا جو کتاب علامات قیامت کی بہت سی جزئیات اور اخیر زمانہ کے حوادث جیسے دخان، دابہ یاجوج و ماجوج کا ذکر کرتی ہے وہ اس نبی کا ذکر کیوں نہ کرتی جو اس امت یا کسی اُمت میں مبعوث ہونے والا تھا، اور

اس کے لئے عقول واذہان کو مانوس اور آمادہ کرنے کی کوشش کیوں نہ کرلی (جو ہرنئی چیز سے بھاگتے اور فرائض و ذمہ داریوں سے پیچھا چھڑاتے ہیں) تاکہ وہ اسے خوش آمدید کہیں اس کی دعوت قبول کریں اور اس کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اس کے علاوہ قرآن وسنت کا دنیا وآخرت کے نفع کی طرف انتہائی توجہ واہتمام کرنا اور نقصان رساں اللہ کے غضب کو بھڑکانے والی چیزوں سے سختی سے توروکنا اور اس کی شدید خواہش کہ مسلمان راہ راست پر رہیں اور اپنے دین کو پیش آنے چیلنج (جو عقیدہ کو فاسد اور ان کے ایمان کو غارت کرے) مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں، چنانچہ مسیح دجال کے بارے میں روایتوں اور اس آزمائش کے بیان سے احادیث کے مجموعے بھرے ہوئے ہیں تو کیا خدائے عزوجل کی نازل کردہ کتاب اور اس نبی سے جس کے بارہ میں قرآن کہتا ہے کہ:

﴿عزیز علیہ ماعنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم﴾

" تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہشمند ہیں اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے اور مہربان ہیں۔"

اس کی توقع ہوسکتی ہے کہ اپنی امت کو تاریکی اور دھندلکے اور تباہ کن جہالت وحیرت کی حالت میں چھوڑ دے اور اس بڑے حادثہ اور عظیم واقعہ (نبوت جدیدہ) کی خبر نہ دے جو ان چیزوں سے کہیں مہتم بالشان تھی جنہیں زبان نبوت نے ذکر کیا اور سنت کے ذخیرے جن کی تفصیلات سے پر ہیں۔

ختم نبوت کے بارے میں صریح صحیح اور متواتر احادیث

پھر نبی ﷺ نے صرف قرآن کے بیانات ہی پر اکتفا نہیں کیا جو اس دین کے مکمل ہونے اور آپ پر سلسلہ نبوت کے ختم ہونے کے بارہ میں اس طرح آئے ہیں کہ عربی سے واقف شخص کے لئے کسی شبہ کی گنجائش نہیں چھوڑتے جو فساد ذوق بدنیتی اور فتنہ پردازی کا شکار نہ ہو، بلکہ آپ ﷺ نے امت کے لئے اس حقیقت کی وضاحت اس طرح فرمائی کہ کسی غلط فہمی کی گنجائش نہیں چھوڑی اور نہ اس سے زیادہ شرح وتفصیل کا تصور ہوسکتا ہے اس کے لیے آپ نے نہایت بلیغ اور دلنشین مثالیں دیں حدیث کی کتابیں ان روایات (جن کا مفہوم یہ ہے رسول اللہ ﷺ آخری رسول اور آخری نبی) بھری پڑی ہیں ہم یہاں صرف پانچ حدیثوں پر اکتفا کرتے ہیں جو صحاح میں وارد ہوئی ہیں تاکہ دیدۂ بینا رکھنے والوں کے سامنے یہ حقیقت جلوۂ صبح کی طرف روشن ہوجائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"بنی اسرائیل کے نبی ان کے حاکم بھی ہوتے تھے اور جب کوئی نبی وفات پاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی لے لیتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں بلکہ میرے خلفاء ہوں گے۔"

نبی ا نے فرمایا کہ میری اور میرے پہلے کے انبیاء کی مثال اس شخص کی ہے، جس نے ایک خوبصورت گھر بنایا لیکن اس کے ایک کونے کی ایک اینٹ چھوڑ دی اور لوگ اسے گھوم گھوم کر دیکھتے تعجب کرتے اور کہتے ہیں کہ یہاں پر یہ اینٹ کیوں چھوڑ دی گئی؟ تو میں وہی

اینٹ اور خاتم النبیین ہوں۔

’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اور انبیاء پر چھ چیزوں کے ذریعہ فضیلت دی گئی ہے مجھے جامع کلمے عطاء ہوئے ہیں، رعب و ہیبت سے میری مدد کی گئی ہے مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا ہے اور زمین کو میرے لئے عبادت گاہ اور پاک کرنے والی چیز بنایا گیا ہے میں تمام مخلوقات کی طرف بھیجا گیا ہوں اور مجھ پر سلسلہ انبیاء کو مکمل کر دیا گیا۔‘‘

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رسالت و نبوت منقطع ہو گئی میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا نہ کوئی نبی

جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں محمد ہوں اور میں محو کرنے والا ہوں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو محو کرے گا اور میں حاشر ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو میرے بعد حشر کے موقع پر اٹھائے گا اور میں عاقب (بعد والا) ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

صحابہ کرامؓ اور ملت اسلامیہ کا محمد ﷺ کے بعد ختم نبوت پر اجماع اور دعوئی نبوت سے ان کی نفرت

ان واضح اور محکم آیات اور صحیح و صریح متواتر حدیثوں کے پیش نظر صحابہؓ کا اس پر اجماع ہے اور ان کا اجماع قوی ترین شرعی دلائل میں سے ہے، کہ نبی ﷺ کے بعد نبوت ختم ہو گئی اور اب کوئی نبی (نبوت کے کسی بھی مفہوم میں) آنے والا نہیں، اس لفظ کے مفہوم کو سب سے بہتر طور پر سمجھتے تھے، اسی لئے مسیلمہ کذاب کے خلاف قتال کرنے اور اسے کافر و مرتد قرار دینے پر بلا استثناء ان کا ہر فرد متفق تھا، حالانکہ مسیلمہ بھی نبوت محمدؐ کا اقرار کرتا تھا اور اذان میں اشھدان محمد رسول اللہ کہتا اور کہلاتا تھا، اسی طرح قرآن پر ایمان رکھتے ہوئے اس پر عمل کو فرض کہتا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی قرآن کی من مانی تفسیر اور الہام کا دعوئی بھی کرتا تھا اور کہتا تھا کہ نبوت محمدی میں اسے بھی شریک بنایا گیا ہے اس طرح اس ضمنی نبوت کا دروازہ کھولنے والا تھا جو شریعت محمدی کی تابع ہے اور بعد کے زمانوں کے مدعیان نبوت گویا اسی کے متبع تھے، وہ یمامہ جنگ میں مارا گیا، جس میں بارہ سو منتخب مسلمان شہید ہوئے، جیسا کہ حضرت خالدؓ بن ولید کے نام حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خط میں ذکر ہے اسی طرح اسود عنسی بھی جس نے عہد نبوی میں نبوت کا دعوئی کیا تھا اسی زمانہ میں قتل کیا گیا۔ پھر ہر عہد میں رسول اللہ ﷺ کے بعد انقطاع نبوت پر اجماع رہا اور یہ کہ مدعی نبوت دین سے خروج کرنے والا اور مسلمانوں سے الگ راستہ بنانے والا ہے۔ یہ عقیدہ عالم اسلام میں ہر دور میں معروف و مشہور رہا اور مسلمانوں کے ان دینی عقائد کا ایک جزء بن گیا جنہیں وہ دل و جان سے عزیز رکھتے ہیں اور نسلاً منتقل ہوتے آئے ہیں اس کے اثر سے مسلمانوں کی ذہنیت و طبیعت دعوائے نبوت کے سننے کی بھی روادار نہ تھی، اس لئے مسلم معاشرہ میں نبیوں کی تعداد عالم اسلام کی وسعت دین کے فہم اور دین سے قلیل علم اور مسلمانوں کی بھاری تعداد کو دیکھتے ہوئے کچھ زیادہ نہیں، پھر جب یہ بات بھی پیش نظر رکھی جائے کہ تاریخ اسلام بہت سے دور ذہنی سیاسی اور اخلاقی اعتبار سے بڑے انتشار اور اضطراب کے گزرے ہیں ذاتی اور سیاسی مقاصد کے حصول کے

لئے (مسلمانوں کی دینی افتادِ طبع کو دیکھتے ہوئے) دعویٰ نبوت کا ایک مختصر راستہ اور جادو کا اثر رکھنے والا نعرہ تھا، تعداد کی اس قلت پر اور بھی تعجب ہوتا ہے، اس کے برخلاف امم سابقہ کی تاریخ میں جغرافیائی رقبہ کے محدود ہونے اور پیروان مذہب کی قلیل تعداد کے باوجود مدعیان نبوت کی بڑی تعداد نظر آتی ہے۔ پھر جن لوگوں نے مسلمانوں میں نبوت کا دعویٰ کیا انہوں نے کوئی خاص کامیابی نہیں حاصل کی اور نہ اپنے پیروؤں کی کوئی معتدبہ تعداد بنا سکے جس کا مسلمانوں کی جہالت اور مدعیان نبوت کی چالاکی و ذہانت کی وجہ سے قوی اندیشہ تھا، صحیح احادیث میں قیامت تک پیدا ہونے والے مدعیان نبوت کی تعداد ستر سے زیادہ بیان کی گئی، یہ تعداد بھی امتدادِ زمانہ، امت کی وسعت، جہالت کی کثرت اور عقائد کے اختلاف کو دیکھتے ہوئے بہت کم ہے اور یہ مسلمانوں کے ذہن میں ختم نبوت کے عقیدہ کے راسخ ہونے اور ان کے رگ و ریشہ میں سما جانے کا اور ان واضح آیات اور صریح ومتواتر مشہور احادیث کا نتیجہ ہے جو ختم نبوت کا اعلان کرتی ہیں۔

ختم نبوت انسانیت کے لئے عزت ورحمت ہے

جب انسانیت سن بلوغ کو پہنچ گئی تو حکمت الٰہی نے ختم نبوت کا اشارہ دیدیا اب انسانیت اپنے اس تنگ دائرہ سے نکل چکی تھی جس میں وہ متعدد تاریخی اسباب کی بنا پر صدیوں سے رہ رہی تھی اب وہ علم وتمدن باہمی تعارف، عالمی وحدت اور تسخیر کائنات کے مرحلہ میں داخل ہو رہی تھی اور اس کی امید پیدا ہوگئی تھی کہ وہ جغرافی تقسیم اور سیاسی اختلافات پر قابو حاصل کرلے گی، قبیلہ اور خاندان قوم وطن کے بجائے اب وہ کائنات وسیع انسانیت عالمگیر ہدایت اور مشترک علم وفن کے مفہوم سے آشنا ہو رہی تھی سارے قرائن وشواہد بتا رہے تھے کہ اب انسانیت کی سعادت وفلاح اس بات پر موقوف ہے کہ وہ اپنی زندگی کی بنیاد اس وحی پر رکھے جو خدا کے آخری پیغمبر محمد ﷺ پر نازل ہوچکی اور اس عقیدہ اور شریعت پر کاربند ہو ان اصول وکلیات اور ان احکام وحدود کی پابند ہو جو اس آسمانی صحیفے نے عطا کیں ہیں، جو صحف سابقہ کا مہیمن ونگراں اور اللہ کی آخری کتاب ہے، اب اسی کتاب اللہ کی روشنی اور رہنمائی میں چلنے، زندگی کی گاڑی کو آگے بڑھانے اور زندگی کے میدان عمل میں طبعی قوتوں قدرتی وسائل عقل مومن وقلب سلیم اور بامقصد جدوجہد سے کام لینے پر منحصر ہے۔ زمانہ ماضی میں انسانوں کو ان مدعیان نبوت کے ہاتھوں جو الہامات اور بشارتوں یا کشف وکرامات کے نام سے خدا کا فرستادہ ہونے کا دعویٰ کرتے تھے اور لوگوں کو اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دیتے تھے بڑی زحمتوں کا سامنا اور بڑے انتشار وتشتت کا شکار ہونا پڑا تھا، ان کے دعویٰ کی جانچ اور ان کے فتنہ سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے اور دوسروں کو بچانے میں ان کا بڑا قیمتی وقت اور بڑی کارآمد قوتیں اور صلاحیتیں ضائع ہوئی تھیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ کسی نبی برحق کی آمد دنیا کا کوئی معمولی واقعہ نہیں، پیغمبر کی بعثت ودعوت کسی سیاسی قائد یا قومی رہنما، بانی سلطنت یا مصلح اور ریفارمر کے ظہور کے مرادف نہیں جس کا انکار یا مخالفت یا بے تعلقی اور غیر جانبداری، سنگین نتائج اور عذاب الٰہی کی موجب نہیں ہوتی، دنیا میں ایسے قائد ورہنما اور داعی ومصلح پیدا ہوتے ہیں اور ان کا انکار کرنے یا ان سے مستفید نہ ہونے سے غیرت الٰہی کو حرکت اور نظام عالم میں کوئی برہمی نہیں پیدا ہوتی۔ انبیاء کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے نبوت حق وباطل کا فیصلہ کرنے والی امت پر اللہ کی حجت قائم اور تمام کرنے والی ہوتی ہے قرآن پر نظر رکھنے والے لوگ جانتے ہیں کہ سابق امتوں کی ہلاکت محض کفر اور عقائد واعمال

واخلاق کے فساد کے سبب نہ تھی بلکہ نبی مبعوث کی تکذیب، اس کا مذاق اڑانے اور اس کی اہانت کرنے کے سبب سے ہوئی قرآن نے ان قوموں کی اپنے نبی کے خلاف جرأت وجسارت استہزاء واہانت اور ایذاء وشقاوت کے قصے بڑی تفصیل اور تکرار کے ساتھ سنائے ہیں اس سلسلہ کی آیات کا استقصاء واحاطہ دشوار ہے ہم یہاں چند آیتوں پر اکتفا کرتے ہیں:

وھمت کل امۃ برسولھم لیاخذوہ وجادلوا بالباطل لید حضوا بہ الحق فاخذتھم فکیف کان عقاب

''اور ہر امت نے اپنے پیغمبر کے بارے میں یہی قصد کیا کہ اس کو پکڑ لیں اور (بیہودہ شبہات سے) جھگڑتے رہے کہ اس کے حق کو زائل کر دیں تو میں نے ان کو پکڑ لیا (سو دیکھ لو) میرا عذاب کیسا ہوا۔''

کلماجآء امۃ رسولھا کذبوہ فاتبعنا بعضھم بعضاً وجعلنٰھم احادیث فبعدًا لقوم یؤمنون۔

جب کسی امت کے پاس اس کا پیغمبر آتا تھا تو وہ اسے جھٹلا دیتے تھے تو ہم بھی بعض کو بعض کے پیچھے (ہلاک کرتے اور ان پر عذاب) لاتے رہے اور ان کے افسانے بناتے رہے پس جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان پر لعنت۔

قال رب انصرنی بما کذبون قال عما قلیل لیصبحن نادمین فاخذتھم الصیحۃ بالحق فجعلنٰھم غثاء فبعدًا للقوم الظلمین۔

پیغمبر نے کہا کہ اے پروردگار انہوں نے مجھے جھوٹا سمجھا ہے تو میری مدد کر فرمایا کہ تھوڑی ہی عرصہ میں پشیمان ہو کر رہ جائیں گے تو ان کو (وعدہ) برحق کے مطابق زور کی آواز نے آن پکڑا تو ہم نے ان کو کوڑا کرکٹ کر ڈالا پس ظالم پر لعنت ہے۔

ولقد استھزی برسل من قبلک فحاق بالذین سخروا منھم ماکانو بہ یستھزون۔

اور تم سے پہلے بھی پیغمبروں کی ساتھ تمسخر ہوتے رہے ہیں سو جو لوگ ان میں سے تمسخر کیا کرتے تھے ان کو تمسخر کی سزا نے آ گھیرا۔

ولقد استھزی برسل من قبلک فاملیت للذین کفروا ثم اخذتھم فکیف کان عقاب۔

اور تم سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ تمسخر ہوتے رہے ہیں ہم نے کافروں کو مہلت دی پھر پکڑ لیا سو (دیکھ لو کہ) ہمارا عذاب کیسا تھا۔

ان کل الا کذب الرسل فحق عقاب

''(ان) سب نے پیغمبروں کو جھٹلایا تو میرا عذاب (ان پر) آ واقع ہوا''

وما اھلکنا من قریۃ الا لھا منذرون۔

''(ترجمہ) اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر اس کیلئے نصیحت کرنیوالے (پہلے بھیج دیتے) تھے۔''

سلسلہ نبوت کے خاتمہ کے انسانی صلاحیتیں اور قوتیں اس خطرہ سے محفوظ ہوگئیں کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ اور دور کے فاصلہ پر ایک نئے نبی یا دعوت کا ظہور ہو، اور وہ سارے ضروری کام چھوڑ کر اس کی حقیقت معلوم کرنے اور اس کی تصدیق وتکذیب کا فیصلہ کرنے میں لگ جائیں۔ اس طرح محدود انسانی قوت کو اس روز روز کی مشغولیت اور آزمائش سے بچا لیا گیا۔ اگر یہ سلسلہ نبوت قائم اور مزید قوانین اور جدید تعلیمات وہدایات کے حصول کے لئے زمین کا آسمان سے رشتہ باقی رہتا اور تھوڑے عرصہ کے بعد کوئی نبی یہ دعویٰ لے کر اٹھتا رہتا کہ اللہ اس سے خطاب کرتا ہے اس کی طرف وحی آتی ہے اور وہ تبلیغ رسالت پر مامور کیا گیا ہے وہ اپنے منکرین کو کافر قرار دیتا اور ان سے خوفناک جنگیں کرتا جس میں مطلق کسی رعایت اور فرق واستثناء کی گنجائش نہ ہوتی اور دنیا میں پھیلی ہوئی امت میں سے کاٹ کر سینکڑوں یا ہزاروں یا چند لاکھ افراد پر مشتمل ایک چھوٹی سی امت بنا لیا کرتا اس طرح ہر تھوڑی مدت بعد اور اس وسیع دنیا کے کسی نہ کسی مقام پر پیدا ہونے والے مدعیان نبوت کے بارے میں لوگ فیصلوں ہی میں الجھ کر رہ جاتے، ان مدعیان نبوت میں کچھ دماغی مریض اور مخبوط الحواس ہوتے، کچھ پیشہ ور اور دکاندار قسم کے، کچھ ہوشیار لوگ اور حکومتوں کے اغراض کے آلہ کار کچھ علم کی کمی اور عبادت ومجاہدہ کی کثرت کے سبب سے تلبیسات شیطانی اور فریب نفس کے شکار۔ یہ سب قسمیں ان مدعیوں میں پائی گئی ہیں جن کا زمانہ سابقہ میں ظہور ہوا اور عقل انسانی زندگی کا وسیع تجربہ، نفسیات انسانی کا وسیع مطالعہ، سیاسیات اور حکومتوں کے وسیع مقاصد کا علم اب بھی ان کو بعید از قیاس اور ناممکن قرار نہیں دیتا بلکہ علم جدید اور وسیع تجربہ کی روشنی میں ان کو سمجھنا اور آسان ہوگیا ہے۔

ختم نبوت دین کامل کالازمی نتیجہ ہے

ختم نبوت اس دین کامل کالازمی نتیجہ اور تقاضا تھا جسے محمد رسول اللہ ﷺ لائے تھے اور جو عقائد قوانین اخلاقی واجتماعی تعلیمات کے لحاظ سے ہر طرح مکمل اور ان صالح اور صحیح بنیادوں پر قائم تھا جن پر ہر زمانہ اور ہر مقام پر صالح معاشرہ اور صحت مند تہذیب قائم ہوتی ہے اور فرد اپنی مطلوبہ تکمیل اور معاشرہ معراج ترقی وکمال پر پہنچتا ہے اور اس فطری رفتار میں بغیر کسی قسم کی وقت وطوالت کے اپنے اعلیٰ مقاصد، کمال انسانی اور دین ودنیا کی جامعیت تک پہنچ جاتا ہے اس کے ساتھ ہی قانون شریعت میں وہ کسی کمی، زندگی کے کاروان سے بچھڑ جانے اور فطرت کے جائز مطالبات کی تکمیل میں ناکامی کا شائبہ بھی نہیں پاتا، بلکہ شریعت اسلامی کو ہر زمانہ سے آگے اور صنعت الٰہی اور حکمت خداوندی کا ایک محیر العقول نمونہ پاتا ہے۔

کائنات کا مطالعہ اور اس وسیع دنیا میں سنت اللہ کا علم اور قوموں کے ماضی وحال کا جائزہ یہ بتاتا ہے کہ اللہ کے یہاں نہ اسراف ہے، نہ کوتاہی، بلکہ اس کے یہاں ہر چیز ایک خاص مقدار سے بنی ہے اور وہ اشیائے کائنات کو بھی ایک اندازے کے مطابق پیدا کرتا ہے، ہم کسی گوشہ میں جو کمی بیشی اور افراط وتفریط دیکھتے ہیں وہ ہماری نظر کا قصور ہمارے ناکافی علم کی دلیل ہے۔ کائنات اور عالم طبعی کے مقابلہ میں عالم امر وتشریع باریک بینی ونزاکت اور تناسب و توازن کا زیادہ مستحق ہے۔ اس لے وہ غایت ومقصود ہے اور کائنات اور عالم خلق وسیلہ اور ذریعہ، اگر محمد ﷺ پر نبوت کے اختتام کی کوئی نقلی دلیل نہ ہوتی، جب بھی نبوت محمدی کے بعد کسی نبوت جدیدہ کے ذریعہ انسانوں کی آزمائش بالکل ایک غیر ضروری چیز اور ہماری جانی پہچانی ہوئی سنت اللہ کے خلاف ہوتی، جو مخلوقات اور اس کائنات کے ہر گوشہ میں

روز اول سے کارفرما رہی ہے۔

''ختم نبوت'' ملت اسلامیہ کے لیے اللہ کی رحمت اور احسان وعنایت ہے

اس امت پر اللہ کا عظیم احسان وانعام اور اس کی خصوصیت رسول اللہ ﷺ کے اس دنیا سے رحلت فرمانے سے پہلے ہی یہ کھلا اور برملا اعلان کردیا تھا، کہ نبوت کا محمد ﷺ پر اختتام ہوگیا اور دین اور خدا کی نعمت عظیم کو پایہ تکمیل تک پہنچادیا گیا، اب نہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی آئے گا اور نہ ملت اسلامیہ کے بعد کوئی ملت ہوگی، یہ وہ نعمت تھی جس پر یہود کے علماء و عقلا کو رشک ہوا تھا، جو یہودیوں میں مدعیان نبوت کی لائی ہوئی مصیبت، فکری انتشار، عقائد کے اختلاف، مذہبی کشمکش اور جماعتی افتراق کی تاریخ سے بخوبی واقف تھے، چنانچہ حدیث صحیح یہ ہے کہ:

''ایک یہودی عالم نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اے امیرالمومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں، جو اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو ایک مستقل تہوار اور جشن کا دن بنالیتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا:

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی''

اس پر حضرت عمرؓ نے کہا'' مجھے وہ دن بھی خوب معلوم ہے اور وہ گھڑی بھی اچھی طرح یاد ہے، جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی وہ جمعہ کا دن اور یوم عرفہ کی شام تھی۔

یہ روایت اس نعمت کی عظمت وجلالت کو بتاتی ہے، جس پر یہود کے علماء کو بھی رشک آیا اور مسلمانوں کو انہوں نے حسد کی نگاہ سے دیکھا، اسی کے ساتھ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ادیان سابقہ اس اعلان وضمانت سے خالی ہیں اور ان کو اس اعزاز واعتماد کی وہ دولت حاصل نہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے امت اسلامیہ کو سرفراز کیا، جو ایک فطری امر تھا، اس لیے کہ وہ مذاہب نشوونما کے ابتدائی مراحل سے گزر رہے تھے اور اس کے ساتھ نسل انسانی بھی انقلاب وتغیر کی منزلوں کو طے کررہی تھی اور آخری رسالت کی خلعت فاخرہ (جو کسی بلند وبالا شخصیت کے لیے اور بڑے محتاط اندازے اور ناپ سے بنی تھی) ابھی اتری نہ تھی، اس خلعت سے اللہ تعالیٰ نے بالآخر رسول اللہ ﷺ اور خاتم الانبیاء محمد ﷺ کو نوازا اور اس کے ذریعہ اس امت کو عزت دی جو آخری اور بہترین امت ہے۔

ختم نبوت، فکری انارسے نجات

عقیدہ ختم نبوت نے اس دین کو مبتدعین کے غلو فتنوں اور مدعیوں کے فتنے اور اس امت کو قومی ودینی انتشار اور اس انارکی سے برابر بچایا ہے، جس کا اقوام ومذاہب شکار رہے، اسی عقیدہ کی بدولت یہ دین اور امت اس قابل ہوسکی کہ خفیہ سازشوں کا مقابلہ کرسکے، سخت ترین جھٹکوں کو سہہ سکے اور دین عقیدہ کے سلسلہ میں ایک وحدت بن کر صدیوں برقرار رہے ورنہ یہ ''امت واحدہ'' مختلف ومتعدد امتوں میں بٹ کررہ جاتی جس میں سے ہر ایک کا نقطہ نظر مختلف روحانی اور علمی و ثقافتی مآخذ جدا، اور ہر ایک کی تاریخ جداگانہ ہوتی۔

عقیدہ ختم نبوت کا تمدن پر احسان

اس عقیدہ نے جہاں انسان میں اپنے سن بلوغ کو پہنچنے کا احساس وشعور پیدا کیا وہیں اس نے اسے تمدن کی دوڑ میں آگے بڑھنے اور روزمرہ کی زندگی میں علم وتجربہ پر اعتماد کرنا بھی سکھایا، اس لیے کہ آج دنیا کو اس کی فرصت وضرورت نہیں کہ اب وہ پھر کسی نئی آسمانی وحی کی لئے آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھتی رہے، اب اس کی ضرورت یہ ہے کہ کائنات کے ذخیروں اور صلاحیتوں کے بارے میں سوچے، جنہیں اللہ نے اس لیے پیدا کیا تھا کہ انسان انہیں اپنے کام میں لائے اور ان سے اپنی ضرورتیں پوری کرے اسی طرح اسے آج اس کی اس کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے بارہ میں سوچے اور ایک اچھی زندگی کی تعمیر کیلئے زندگی کی طرف دیکھے اور جو دین واخلاق کی بنیادوں پر قائم ہو، ختم نبوت کا عقیدہ انسان میں مہم جوئی اور ترقی کا جذبہ پیدا کرتا، اسے اپنی صلاحیتوں سے کام لینا سکھاتا اور اس کی محنت اور جدوجہد کی جولا نگاہ بھی فراہم کرتا ہے۔

اگر ختم نبوت کا عقیدہ نہ ہوتا تو انسان اپنے اوپر اعتماد کو کھو بیٹھتا اور ایک مسلسل تذبذب کا شکار رہتا اور بجائے زمین کی طرف دیکھنے کے اپنی نگاہیں آسمان سے لگائے رہتا، اسی کے ساتھ وہ اپنے مستقبل کی طرف سے بھی مسلسل تذبذب اور اور بے یقینی کی حالت میں رہتا اس کے گرد شک وشبہ کی فضا قائم رہتی اور وہ برابر مدعیان نبوت کی ابلہ فریبی کا شکار ہوتا رہتا اور جب بھی مدعی نبوت اس سے یہ کہتا کہ انسانیت کا چمن اب تک نامکمل اور غیر آراستہ تھا، میں نے آ کر اس کی چمن بندی اور آراستگی کی تو یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتا کہ جب یہ چمن اب تک نامکمل تھا، تو مستقبل میں بھی اس کی تکمیل کی کیا ضمانت دی جا سکتی ہے؟

اور اس طرح ہر مرحلہ پر انسان اس شخصیت کا انتظار کرتا جو گلشن انسانیت کی تکمیل وتزئین کرتی اور اس انتظار کے سبب نہ وہ اس کے پھولوں اور پھلوں سے لطف اندوز ہو سکتا اور نہ اسے سیراب وشاداب کرنے کی فکر کرتا۔

علامہ اقبال نے اپنے کتاب ''تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ'' میں بہت صحیح فرمایا ہے:

''اسلام میں نبوت چونکہ اپنے معراج کمال کو پہنچ گئی لہٰذا اس کا خاتمہ ضروری ہو گیا۔ اسلام نے خوب سمجھ لیا تھا کہ انسان ہمیشہ سہاروں پر زندگی بسر نہیں کر سکتا، اس کے شعور ذات کی تکمیل ہو گی، تو یونہی کہ وہ خود اپنے وسائل سے کام لینا سیکھے، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اگر دینی پیشوائی کو تسلیم نہیں کیا یا موروثی بادشاہت کو جائز نہیں رکھا یا بار بار عقل وتجربہ پر زور دیا، عالم فطرت اور عالم تاریخ کو علم انسانی کا سرچشمہ ٹھہرایا تو اس کے لیے ان سب کے اندر یہی نکتہ مضمر ہے کیونکہ یہ سب تصور خاتمیت ہی کے مختلف پہلو ہیں۔''

ضروری اعلان!

مولانا محمد زمان نامی ایک نوجوان جو علاقہ مٹھن آباد کا رہنے والا ہے۔ اپنے آپ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مبلغ ظاہر کر کے مجلس کے نام سے چندہ کر رہا ہے۔ اطلاعاً آگاہ کیا جاتا ہے کہ موصوف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مبلغ نہیں ہے۔ ادارہ!

قادیانیوں کے چند کفریہ عقائد!

ادارہ!

قادیانیت برطانوی سامراج کا پیدا کردہ اسلام دشمن سیاسی وسازشی فتنہ ہے۔ جس کو مرزا غلام احمد قادیانی نے مذہبی روپ دے کر مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو مٹانے کی خطرناک سازش دور فرنگی میں فرنگی کے اشاروں پر تیار کی تھی۔ جس کا اعتراف خود مرزا غلام احمد قادیانی کرتا ہے کہ قادیانیت انگریز کا (خودکاشتہ پودا) ہے۔

(مجموعہ اشتہارات ج سوم ص ۲۱)

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو! خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ ص ۴۲، خزائن ج ۱۷ ص ۷۷، ۷۸، از مرزا قادیانی)

قادیانی عالمی صیہونی تحریک کے آلہ کار یورپ کے تربیت یافتہ اور اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ قادیانیت کا وجود ننگ انسانیت اور ملت اسلامیہ کے لئے ایک ناسور اور ایمان کے لئے زہر قاتل ہے۔ قادیانیت، حضور ﷺ سے بغض وعناد، ختم نبوت پر ڈاکہ زنی اور یہودیت کے مکروفریب اور دجل کا دوسرا نام ہے اور قادیانیوں کا وجود آپ ﷺ کی توہین کا نشان ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ، انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام اہل بیت عظام، قرآن کریم، حرمین شریفین اور مسلمانان عالم کے متعلق مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد کا نمونہ خود قادیانیوں کی کتابوں سے ملاحظہ فرمائیں۔ معاذ اللہ

اللہ تعالیٰ کی توہین

''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱، از مرزا قادیانی)

☆ ...... ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴، خزائن ج ۵ ص ۵۶۴، از مرزا قادیانی)

☆ ...... اللہ تعالیٰ بے شمار ہاتھ پیر اور لاانتہا عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس کی تاریں بھی ہیں۔

(توضیح المرام ص ۷۵، از مرزا قادیانی)

☆ ...... مرزا قادیانی نے ایک موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر جنسی ملاپ کا بہتان باندھا ہے۔

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر ۳۴ ص ۱۳)

حضورﷺ کی توہین

''جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰﷺ میں تفریق کرتا ہے۔اس نے مجھے نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔''

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱،از مرزا قادیانی)

☆...... ''محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم'' اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳،۴، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۸،از مرزا قادیانی)

☆...... ''آنحضرتﷺ اور آپ کے اصحاب عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔'' (مرزا قادیانی کا مکتوب،اخبار الفضل قادیان ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء)

☆...... ''اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا..... پس مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے۔جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔''

(کلمۃ الفصل ص ۱۵۸،از مرزا بشیر احمد قادیانی)

روضہ رسولﷺ کی توہین

☆...... ''خدا تعالیٰ نے آنحضرتﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۲،روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۲۰۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

☆...... ''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔'' (کشتی نوح ص ۷۳،خزائن ج ۱۹ ص ۷۱،از مرزا قادیانی)

☆...... ''یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے۔یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے۔'' (ست بچن حاشیہ ص ۱۷۲،خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶،از مرزا قادیانی)

☆...... ''آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ،از مرزا قادیانی)

قرآن کریم کی توہین

☆...... ''قرآن کریم خدا کی ایک کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔''

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۶۴۱،از مرزا قادیانی)

صحابہ کرامؓ کی توہین

☆…… ’’ابوبکر و عمر کیا تھے۔ وہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کے جوتوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے۔‘‘

(ماہنامہ المہدی ص ۵۷، بابت جنوری فروری ۱۹۱۵ء)

اہل بیتؓ کی توہین

☆…… ’’حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۹، از مرزا قادیانی)

☆…… ’’پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔‘‘

(ملفوظات احمدیہ ج۱ ص ۴۰۰، از مرزا قادیانی)

بیت اللہ کی توہین

☆…… ’’لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں۔ مگر اس جگہ (قادیان) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات الاسلام ص ۳۵۲، خزائن ص ۱۵۲، از مرزا قادیانی)

☆……

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین ص ۱۵۲، از مرزا قادیانی)

مسلمانان عالم کی توہین

☆…… ’’کنجریوں کی اولاد نے میری (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کی تصدیق نہیں کی۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، ۵۴۸، از مرزا قادیانی)

☆…… ’’دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔‘‘

(نجم الہدیٰ ص ۵۳، از مرزا قادیانی)

☆…… ’’کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔‘‘

(آئینہ صداقت ص ۳۵، از مرزا محمود قادیانی)

قادیانیوں کے لئے لمحہ فکریہ

مندرجہ بالا کفریہ عقائد کی روشنی میں ہم قادیانی عوام کو کفر و زندقہ کی اس دلدل سے نکلنے کی دعوت دیتے ہیں۔

ان پر غور وفکر کرنے سے ہدایت کا راستہ کھل سکتا ہے۔

قادیانیوں کے لئے شرعی حکم

قادیانی زندیق ہیں۔ وہ اپنے کفر خالص یعنی قادیانیت کو اسلام کہتے ہیں اور دین محمدی ﷺ کو جو اسلام ہے کفر کہتے ہیں۔ قادیانیوں کی سو نسلیں بھی بدل جائیں تب بھی ان کا حکم زندیق اور مرتد کا رہے گا۔ ان کا حکم عام کفر کا نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ ان کا جرم ”کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کہنا“ ان کی آئندہ نسلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ الغرض قادیانی جتنے بھی ہیں۔ خواہ وہ اسلام چھوڑ کر مرتد ہوئے ہوں۔ یعنی قادیانی اور زندیق بنے ہوں یا پیدائشی قادیانی ہوں۔ قادیانیوں کے گھر میں پیدا ہوئے ہوں اور یہ کفر ان کو ماں باپ کی طرف سے ملا ہو۔ ان سب کا ایک ہی حکم ہے۔ یعنی مرتد اور زندیق کا۔ کیونکہ ان کا جرم صرف یہ نہیں کہ اسلام کو چھوڑ کر کافر بنے ہیں۔ بلکہ ان کا جرم یہ ہے کہ دین اسلام کو کفر کہتے ہیں اور اپنے دین کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے۔ خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر قادیانی بنا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو۔ اس مسئلے کو خوب سمجھ لیجئے کہ بہت سے لوگوں کو قادیانیوں کی صحیح حقیقت معلوم نہیں۔

قادیانیوں کے متعلق اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے

چونکہ قادیانی اپنے کفریہ مذہب پر اسلام کا لیبل لگا کر مذہب اسلام کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ اس وجہ سے پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں کا فیصلہ ہے کہ قادیانی مذہب اسلام کی علامات وشعائر کو استعمال نہیں کر سکتے۔ لہذا کوئی بھی قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے ”علیہ السلام“ مرزا ملعون کی بیوی کے لئے ”ازواج مطہرات“ مرزا ملعون کے قریبی ساتھیوں کے لئے ”صحابی“ اپنی عبادت گاہ کے لئے لفظ ”مسجد“ آذان اور اپنی عبادت گاہ کو مسجد کی طرز پر مثلاً مینار، محراب وغیرہ نہیں بنا سکتے۔ اپنے مذہب قادیانیت کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں کے قبرستان میں اپنے مردے کو دفن نہیں کر سکتے اور نہ ہی کسی گاؤں کا نمبردار قادیانی بن سکتا ہے۔ ورنہ پاکستان کے قانون کے تحت دس سال تک قید ہو سکتی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فتنہ قادیانیت کے خلاف اس عظیم جدوجہد کے تسلسل کا نام ہے۔ جسے امام العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت کا خطاب دے کر اور خود علماء سمیت ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے شروع فرمایا۔ قیام پاکستان کے بعد ایک قادیانی ظفر اللہ خان کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنایا گیا۔ جس نے پاکستان کے تمام سفارت خانوں کو قادیانیت کے تبلیغی مراکز میں تبدیل کر دیا۔ قادیانیوں کے بڑھتے ہوئے فتنے اور ان کی جانب سے بلوچستان کو قادیانی ریاست بنانے کے اعلان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے عظیم جدوجہد جس کے نتیجہ میں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت چلی جسے کچلنے کے لئے حکومت وقت نے تمیں ہزار مسلمانوں کو شہید کیا۔ جبکہ

لاکھوں افراد پابند سلاسل کر دیئے گئے۔ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر (سابقہ ربوہ) کے ریلوے اسٹیشن پر ''ختم نبوت زندہ باد'' کے نعرے لگانے کی وجہ سے قادیانی غنڈوں نے اپنے سابقہ سربراہ مرزا طاہر کی قیادت میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے مسلمان طلباء پر وحشیانہ تشدد کیا۔ جس کے نتیجہ میں تحریک چلی۔ جس کی وجہ سے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو بالآخر قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

۱۹۸۴ء میں قادیانیوں نے پھر پرپرزے نکالے۔ جس کی وجہ سے ان کے خلاف تحریک شروع ہوئی۔ جس کا نتیجہ قادیانیوں کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈیننس کی شکل میں برآمد ہوا۔ جس کے بعد پارلیمنٹ نے باضابطہ طور پر منظور کر لیا۔ ان قوانین کی منظوری کے بعد قادیانی سربراہ مرزا طاہر پاکستان سے فرار ہو کر لندن جا پہنچا۔ جہاں اس نے قادیانیوں کا بین الاقوامی مرکز قائم کر کے نئے سرے سے قادیانیت کی تبلیغ شروع کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۳۵ / اسٹاک ویل گرین لندن میں اپنا مرکز قائم کر کے پورے یورپ میں اپنی سرگرمیوں کا جال پھیلایا۔ جس کے بعد برطانیہ، جرمنی، سمیت متعدد یورپی ممالک میں سرکردہ قادیانیوں نے قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کیا۔

جماعت کے زیر اہتمام ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ماہنامہ لولاک ملتان تحریری میدان میں عقیدۂ ختم نبوت کے علم کو سربلند رکھنے اور فتنۂ قادیانیت کی تردید کے لئے مصروف عمل ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید قادیانیت کی اس عظیم الشان جدوجہد میں آپ بھی شرکت کر کے شفاعت نبوی ﷺ کے حقدار بن سکتے ہیں۔

آیئے جانی و مالی خدمات کے ذریعہ اس جدوجہد میں حصہ لیں۔ لٹریچر مفت حاصل کر کے تقسیم کیجئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیت المال کو فنڈز کی فراہمی کے ذریعہ مضبوط بنایئے۔ اس کار خیر میں آپ کی شرکت نہ صرف دنیا بھر کے مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کا ذریعہ بنے گی بلکہ بے شمار قادیانیوں کو دائرہ اسلام میں لانے کا ذریعہ بھی ثابت ہوگی۔ دیر نہ کیجئے! آج ہی اس جدوجہد میں شمولیت اختیار کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔

دعائے مغفرت!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی اہلیہ محترمہ بقضائے الٰہی سے انتقال فرماگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ ایک عرصہ سے گردوں کی تکلیف کے عارضہ میں مبتلا تھیں۔ ادارہ لولاک خاندان لدھیانوی سے دلی اظہار تعزیت کرتا ہے اور خاندان لدھیانوی کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب فرمائے اور ان کی حسنات کو قبول فرمائے۔ آمین!

قارئین سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام فرمائیں۔

ذکری فرقہ کے عقائد وعزائم!

حضرت مولانا محمد امتیاز

اسلام پر مختلف ادوار میں مختلف فتنے آتے رہے۔ اور بحمد اللہ علمائے کرام وصلحائے امت نے ان کی سرکوبی کی۔ لیکن ان فتنوں میں سے سب سے اہم اور رسول پاک ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد سب سے پہلا فتنہ مانعین زکوٰۃ اور جھوٹے مدعیان نبوت کا تھا۔ جو درحقیقت ایک ہی فتنہ کے مختلف روپ تھے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی ہدایت پر صحابہ کرامؓ نے ان کی فوری سرکوبی کی۔

جیسا کہ رسول پاک ﷺ نے اپنے بعد مختلف دجالوں اور کذابوں کی آمد کی پیش گوئی فرمائی تھی۔ چنانچہ یہ پیش گوئی سچ ثابت ہوئی اور امت کے اندر مختلف رنگ وروپ میں مدعیان نبوت آئے۔

ابھی ایک صدی پہلے کی بات ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون نے مہدویت اور نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ کبھی ظلی اور بروزی نبوت کا خودساختہ فلسفہ پیش کیا۔ مگر امت مسلمہ نے بغیر قید مسلک ومکتب فکر یک جان ہوکر ان کا ہر میدان میں مقابلہ کیا۔ ہزاروں فدایان ختم نبوت نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ تب جاکر ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کی تمام شاخوں کے غیرمسلم ہونے کا آئینی اعلان کیا۔

ذکری فرقہ

ذکری لوگ جس مفروضے (محمد اٹکی) کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ انہیں کچھ معلوم نہیں کہ وہ کون ہے۔ ذکری کتابوں میں اس ٹھگ کا جو شجرہ نسب ذکر کیا گیا ہے۔ وبعینہ وہی شجرہ ہے جو مہدوی تحریک کے بانی محمد جونپوری کا ہے۔ حالانکہ ذکریوں کا دعویٰ ہے کہ ان کے راہنما وپیشوا کا تعلق اٹک پنجاب سے ہے۔ جوکہ محمد جونپوری کے علاوہ ہیں۔ بہرحال حقیقت کچھ بھی ہو۔ ذکری لوگ اس کو اپنا مہدی آخرالزمان اور نبی مانتے ہیں اور اسی کے نام کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ تاہم ذکری حضرات کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا رسوائی ہوسکتی ہے کہ انہوں نے ایک ایسے مکار اور ٹھگ کو اپنا پیشوا تسلیم کیا۔ جس کے نسب وحسب کا آج تک کوئی پتہ نہیں؟۔

ذکری فرقہ کے بعض عقائد

☆…… محمد مہدی نبی آخرالزمان ہے اور عام عقیدے کے مطابق وہ نور ہے۔ مرا نہیں اللہ پاک کے پاس عرش پر بیٹھا ہوا ہے۔ (قلمی نسخہ ملاشے محمد قصر قندی ص۱۱۷)

☆…… خاتم النبیین اور تمام انبیاء کے سردار محمد مہدی ہیں۔ (ثنائے مہدی ص۱۱۰، از ملا عزت)

☆...... محمد مہدی کو جھوٹا کہنے والا اور اس کی نبوت اور مہدویت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

(قلمی نسخہ ملا شے محمد قندی ص۱۵۸)

☆...... قرآن کریم کی بجائے اللہ تعالیٰ نے محمد مہدی پر ایک کتاب نازل فرمائی ہے۔ جس کا نام البرھان ہے۔ جو مہدی کے خاص امتیوں کے لئے ہے۔

”موسیٰ گفت یارب بمهدی چه کتاب فرستا وه حق تعالیٰ گفت کے برائے مهدی برهان بخشیدم“ (سفرنامہ مہدی ص۱۱۷)

☆...... رسول پاک ﷺ کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے۔ محمد مہدی کا ظہور ہو چکا ہے۔ اب اس کی شریعت چلے گی۔ (قلمی نسخہ ملا شے محمد قصر قندی ص۱۵۳)

☆...... قرآن کریم میں جہاں محمد ﷺ کا ذکر ہے۔ اس سے مراد محمد مہدی ہیں کیونکہ حضور ﷺ کا نام احمد ہے۔ محمد مہدی کا نام ہے۔ (معراج نامہ نسخہ ملا کمالان بلا قید)

☆...... ”ذکریوں کا کلمہ لا اله الا الله الملك الحق المبين نور پاك نور محمد مهدی رسول الله“ (بلوچستان گزٹ ۱۹۰۷ء، مکران ص۳۹، ذکر توحید ص۹)

☆...... نماز منسوخ ہو چکی ہے۔ اس کا قائم مقام ذکر ہے۔ (نسخہ کمالان)

☆...... رمضان المبارک کے روزے منسوخ ہو چکے ہیں اور اس کے قائم مقام ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن کے روزہ رکھنا ضروری ہے۔ (میں ذکری ہوں ص۳۷)

☆...... زکوٰۃ چالیسویں حصے کی بجائے دسواں حصہ مقرر ہے۔ (میں ذکری ہوں ص۷)

☆...... حج بیت اللہ منسوخ ہے۔ اس کا قائم مقام ”کوہ مراد“ ہے۔ جس کی وہ زیارت اور طواف کرتے ہیں۔ ذکری کتابوں میں عام طور پر حج کا ذکر نہیں ہے۔ کوہ مراد کی زیارت اور تعریف کا ذکر ہے۔ وہ ہر سال ۲۷ رمضان المبارک کو اطراف واکناف سے تربت میں آتے ہیں اور کوہ مراد کے مختلف مقامات پر سجدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔

داعی در آنجا اقامت نمود

قد در قیام وسر اندر سجود

البتہ قلمی نسخہ کمالان میں اور ملا شے محمد قصر قندی میں اس کی تعریف کی گئی ہے۔ مسلمان مؤرخین کے نزدیک یہ ان کا ایک قسم کا حج ہے۔ کیونکہ آج تک کوئی ذکری حج پر نہیں گیا۔ یہ اس کا بین ثبوت ہے کہ وہ حج بیت اللہ کو تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ نیز اس میں مقامات حج، عرفات وزمزم وغیرہ کی تعیین بھی اس کی دلیل ہے۔ طواف وغیرہ بطور حج کرتے ہیں جو اس کی دلیل ہے کہ وہ اس کو حج سمجھتے ہیں۔

☆...... بوقت ذکر واذکار یا سجدہ کے لئے قبلہ رخ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اب کعبۃ اللہ کی کوئی حیثیت نہ رہی قرآن کریم میں ہے۔ فاینما تولو فثم وجہ اللہ! (نسخہ کمالان)

☆...... جماع کے بعد اور بحالت جنابت غسل واجب نہیں۔ صرف عضو مخصوص کو صاف کرنا ضروری ہے۔

ذکری اور نماز

ذکری حضرات یہ نہیں کہ خود نماز نہیں پڑھتے بلکہ نمازیوں پر تمسخر بھی کرتے ہیں۔ ذکری عوام تو لفظ نماز کو بطور گالی استعمال کرتے ہیں اور ان کے خواص بھی اس سے باز نہیں آتے۔ چنانچہ مہدی نامہ نسخہ ملا کمان کے اختتام پر یہ ایمان سوز مضحکہ خیز عبارت درج ہے۔

''تمت تمام شد روئے نمازی سیاہ شد'' ﴿کتاب ختم ہوگئی اور نمازی کا منہ سیاہ ہوگیا۔﴾

مہدی نامہ کے اس نسخہ میں لکھا ہوا ہے کہ ''ھرکس کہ نماز جمعہ وعیدین میگزارد کافراست ولکن نماز پنجگانہ ناروا ست خطا فاحش است'' ﴿جو کوئی نماز جمعہ وعیدین ادا کرے وہ کافر ہے۔ لیکن پانچ وقت کی نماز ناجائز ہے اور بری حرکت ہے۔﴾

ذکری اور حج

کوہ مراد: یہ ایک پہاڑی ہے جو تربت (مکران) کے جنوب میں ایک کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ پسنی اور گوادر جاتے ہوئے لب سڑک واقع ہے۔ ذکری تحریرات اور اعتقادات کے مطابق محمد مہدی نے یہاں پر قیام کیا۔ اسی وجہ سے یہ لوگ کوہ مراد کو بیت اللہ شریف کا قائم مقام تصور کرتے ہیں۔ یہ پہاڑی ذکریوں کے ہاں مقام محمود ہے۔ اس لئے اس کی زیارت اور طواف کرتے ہیں۔

کوہ مراد میں حج کی ادائیگی کا طریقہ

سب سے پہلے پہاڑی کے دامن میں قطار باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر پیشواؤں کی سرکردگی میں طواف کرتے ہیں۔ طواف کے تین چکر ہوتے ہیں اور ان الفاظ سے طواف شروع کرلیا جاتا ہے:

''صدق بندں ارد گرد آں پیررا'' ان الفاظ کو نیت کا نام دیں یا تلبیہ کہہ دیں۔ بہر حال طواف ان ہی الفاظ سے شروع کرتے ہیں۔

مرد و عورت مجموعی طور پر تین مرتبہ طواف سے فارغ ہو جاتے ہیں اور اجتماعی طور پر لا الـــــہ الا اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اس طریقہ پر کہ ایک طرف کے افراد جب ذکر کرتے ہیں تو دوسری طرف کے افراد خاموشی سے سنتے ہیں۔ اس طرح یکے بعد دیگرے ذکر ہوتا ہے اور پھر سجدہ میں قبلہ روح ہونا ضروری نہیں ہے۔ ان کے نزدیک قبلہ کی کوئی

حیثیت نہیں ہے۔اس لئے وہ اپنے ذکراذکار اور سجدہ وغیرہ میں کسی مخصوص جہت کی طرف رخ کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔

ذکری وسجدہ

ذکری چونکہ لاتقربوا الصلوٰۃ کی آیت سے نماز کو منسوخ سمجھتے ہیں اس لئے نماز کے بدلے ذکر وسجدہ نے لے لیا ہے۔ ذکر کا وقت صبح صادق سے ذرا پہلے کا ہے۔ یہ اجتماعی ہوتا ہے اور ذکری اصطلاح میں اسے ''جماعت'' کہتے ہیں۔گول دائرے میں بیٹھ کر ہر تسبیح کے بعد اپنا یہ کلمہ پڑھتے ہیں۔لا الہ الا اللّٰہ الملک الحق المبین نور محمد مہدی رسول اللّٰہ صادق الوعد الامین!

چوگان

یہ ایک علاقائی رقص ہے جسے ذکریوں نے مذہبی رنگ دے دیا۔اسے ''کشتی'' کہتے ہیں۔ذکریوں کے نزدیک یہ نفلی عبادت ہے۔

روزہ اور ذکری

ذکری ماہ رمضان المبارک کے روزوں کے قائل نہیں۔ بلکہ ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں روزے رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔

ختم نبوت اور ذکری

عقیدہ ختم نبوت تو ذکریوں کے کلمہ سے ہی واضح ہو جاتا ہے۔ جب انہوں نے اپنے پیشوا محمد مہدی کو رسول اللہ کہا تو بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ ذکری لوگ خاتم الانبیاء ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے۔
لیکن اس کے باوجود ذکری لوگ برملا کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت کے قائل ہیں۔ چنانچہ ضروری ہے کہ ذکریوں کے اس عقیدے کی تشریح ہو جائے۔ذکری جس ذات کو خاتم الانبیاء اور سید الاولین والآخرین سمجھتے ہیں وہ نبی کریم ﷺ نہیں ہیں۔ بلکہ ذکریوں کے نزدیک وہ محمد مہدی (اٹکی) ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ذکریوں کی کتابوں میں ایک تفصیلی واقعہ ذکر ہے۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے درمیان فرمایا کہ نور اولین وآخرین اور خاتم الانبیاء میں ہوں۔میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔اس دعویٰ کے بعد حضور ﷺ قدرے فکر مند ہوئے۔لہٰذا سمجھانے کی غرض سے آپ ﷺ کو معراج کرایا گیا۔آپ ﷺ جب معراج پہنچے تو نور محمد مہدی (اٹکی) سے ملاقات ہوئی۔اللہ پاک نے فرمایا کہ تو نے جو دعویٰ کیا ہے اس کی حقیقت نور پاک محمد مہدی سے دریافت کرلو۔نور پاک محمد مہدی (اٹکی) نے پوچھا کیا خیال ہے؟ نور اولین وآخرین اور خاتم النبیین تو ہے کہ میں ہوں؟۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نور اولین وآخرین اور خاتم النبیین تم ہو۔میں احمد ہوں۔اس سے نور پاک نے خوش ہو کر فرمایا جاؤ میں نے محمد نام تمہاری

زندگی کے لئے دے دیا۔ پہلے تو احمد تھا۔ اب محمد ہے اور یہ نام تیری زندگی تک چلے گا۔

ختم نبوت کے بارے میں ذکری عام طور پر کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ مذکورہ بالا عبارت کو پڑھنے کے بعد یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ ذکری لوگ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت پر قطعی ایمان نہیں رکھتے۔ بلکہ وہ مقام ختم نبوت پر ڈاکہ مار کر ذکریوں کی مشہور قلمی کتاب ''سیر جہانی'' میں محمد اٹکی کے متعلق لکھا ہے کہ:

''او خاتم ہمہ نبوت است۔'' (سیر جہانی، ص۵۹)

ثنائے محمد ﷺ ۱۰ پر ملا عزت پنجگوری کے چند اشعار ہیں جس میں مہدی (اٹکی) کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

ظن وشک از دل ہمیں اندر اظہار ختم
آمد ختم رسالت گرد تاباں این بیاں
از شافع المسلمین ختم جملہ مرسلین
تاجدار جملہ شاہان مہدی صاحب زمان

ترجمہ:...... ''اس بات کے اظہار کرنے سے دل سے تمام شکوک رفع ہو جاتے ہیں کہ رسالت اس بیان پر ختم ہوگئی ہے جو کہ شافع المسلمین و خاتم جملہ مرسلین ہے۔ تمام بادشاہوں کے تاجدار ہیں جو مہدی صاحب زمان ہے۔''

آخری گزارش!

عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت مسلمانوں کی اہم ذمہ داری ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ علمائے کرام بحسن وخوبی اس ذمہ داری کو پورا کر رہے ہیں اور ان فتنوں کا تعاقب کر رہے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں کسی سستی یا غفلت سے کام نہیں لے رہے۔ بلکہ منبر ومحراب سے لے کر تختہ دار تک علمائے کرام نے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کی ہے۔

لیکن اس مادی دور میں جہاں قادیانی اور ذکری لوگ غیر ملکی این جی اوز کی سرپرستی اور ان کے مالی تعاون سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہاں مسلمانوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کی جنگ لڑنے والے ایسے اداروں کی سرپرستی اور مالی تعاون فرمائیں جو اس میدان میں کام کر رہے ہیں۔

ضروری اعلان!

قارئین لولاک سے گزارش ہے کہ جلد کی تبدیلی کے بعد جن حضرات کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے اور انہیں ماہنامہ لولاک کی طرف سے بذریعہ خط آگاہ بھی کیا جا چکا ہے۔ لیکن تا حال چندہ ارسال نہیں کیا گیا۔ براہ کرام! چندہ ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ ادارہ

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس لورالائی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام 9 جون 2006ء بعد نماز عصر شہر کی مرکزی جامع مسجد میں مسجد کے خطیب حضرت مولانا ممتاز احمد کی صدارت میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان کے غیور مسلمان مبارک باد کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے قادیانیوں کی سرتوڑ کوشش کے باوجود اپنے صوبے میں فتنہ قادیانیت کو قدم نہیں جمانے دیئے اور آج پاکستان کا واحد صوبہ ہے جہاں قادیانی اپنے کفریہ عزائم کو سرعام ظاہر نہیں کر سکتے۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے خطاب میں ڈنمارک اور دیگر یورپی ممالک کے اخبارات میں توہین رسالت پر مبنی خاکوں کی اشاعت کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے مذکورہ ممالک سے فی الفور سفارتی تعلقات منقطع کریں۔

مجلس کے صوبائی امیر حضرت مولانا عبدالواحد نے پشتو زبان میں ولولہ انگیز خطاب سے سامعین کو آنسو بہانے پر مجبور کیا۔ انہوں نے غازی عامر چیمہ شہید کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے مسلمانوں کا بچہ بچہ غازی عامر چیمہ شہید بن کر ابھرے گا۔ کانفرنس سے مجلس بلوچستان کے مبلغ حضرت مولانا نثار احمد، حاجی محمد اشرف اور دیگر مقامی علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس ژوب

10 جون بعد نماز عصر مرکزی جامع مسجد ژوب میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت خطیب مسجد حضرت مولانا اللہ داد کاکڑ نے کی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد اور ایمان کی روح ہے۔ پورے دین اسلام کی عمارت اس عقیدہ کی بنیاد پر قائم ہے۔ اس لئے ہر دور میں مسلمانوں نے بے پناہ قربانیاں پیش کر کے اس عقیدے کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دیا۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ڈنمارک کے اخبارات نے توہین رسالت ﷺ پر مبنی خاکے شائع کر کے پوری دنیا کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے اور اسے آزادی اظہار کے بہانے اپنے معاشرے کا حق قرار دینے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالواحد نے قادیانی عقائد پر روشنی ڈالتے ہوئے شرکاء اجتماع سے اپیل کی کہ وہ قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ علاوہ ازیں

کانفرنس میں بلوچستان کے مبلغ حضرت مولانا نثار احمد اور ضلع ژوب کے جنرل سیکرٹری جناب حاجی محمد اکبر اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ

11 جون کو بعد نماز عشاء جامع مسجد طوبیٰ میں زیر صدارت حضرت مولانا عبدالواحد امیر صوبہ منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے خطیب العصر حضرت مولانا عبدالغفور حقانی نے اپنے خطاب میں حضور ﷺ کی سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے۔ آپ ﷺ نے اپنے روشن کردار سے تمام دنیا میں امن کا بول بالا کیا۔ مگر بدقسمتی سے بعض مغربی ممالک آپ ﷺ کی توہین کر کے ناپاک جسارت کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے کہا کہ عظمت ناموس رسالت کا مسئلہ پوری دنیا کے مسلمانوں کا متفقہ مسئلہ ہے۔ اس کی حفاظت ہمارا جزو ایمان ہے۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ نے اپنے خطاب میں قادیانیت کے ناپاک عزائم پر روشنی ڈالتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ قادیانیوں سے ہر قسم کے تعلقات منقطع کر کے غیرت ایمانی کا ثبوت دیں۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مجلس کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا عبدالواحد، حضرت مولانا انوار الحق حقانی، حضرت مولانا عبدالرحیم رحیمی، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع اور جناب قاری محمد حنیف نے بھی خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مجلس کے صوبائی نائب امیر حضرت مولانا عبداللہ منیر نے ادا کئے۔ کانفرنس رات گئے حضرت مولانا عبدالواحد کی دعا پر اختتام کو پہنچی۔

ختم نبوت کانفرنس سٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ

12 جون کو ختم نبوت کانفرنس بعد نماز عصر مدرسہ ضیاء القرآن گول مسجد میں مدرسہ کے رئیس حضرت مولانا عبدالرحیم رحیمی کی نگرانی میں منعقد ہوئی جس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا عبدالغفور حقانی نے فضائل حفظ قرآن پر روشنی ڈالتے ہوئے حفاظ کے والدین اور اساتذہ کو مبارک باد پیش کی۔ واضح رہے کہ کانفرنس میں مدرسہ کے فارغ التحصیل حفاظ کی دستار بندی بھی کی گئی۔ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے اپنے خطاب میں سامعین پر زور دیتے ہوئے کہا کہ وہ اتباع رسول کو زندگی کے ہر شعبے میں لازم پکڑیں۔ کانفرنس سے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا عبدالواحد، حضرت مولانا انوار الحق حقانی اور جمعیت علمائے اسلام کے رہنما شیخ الحدیث حضرت مولانا شریف اللہ نے بھی خطاب کیا۔

استقبالیہ: 12 جون کو مہمانوں کے اعزاز میں کوئٹہ کی جماعت کی طرف سے ایک بڑے استقبالیہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں کوئٹہ شہر کے نامور علمائے کرام، معززین شہر اور جماعتی احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ استقبالیہ

تقریب سے حضرت مولانا عبدالواحد، حضرت مولانا انوار الحق حقانی اور حضرت مولانا نثار احمد نے اپنے خطاب میں بلوچستان میں جماعت کی کارکردگی پر روشنی ڈالی اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ تقریب میں مہمان علمائے کرام حضرت مولانا عبدالغفور حقانی، حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، حضرت مولانا اللہ وسایا اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے علمائے کرام پر زور دیا کہ وہ عوام الناس کو قادیانی دجل وفریب سے مکمل آگاہ رکھیں۔ استقبالیہ کے آخر میں غازی عامر چیمہ شہید اور دیگر شہدائے ناموس رسالت کے بلندی درجات کے لئے دعا کی گئی۔

جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے جامع مسجد قندھاری کوئٹہ میں نماز جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالم کفر نے ہمیشہ شعائر اسلام کی توہین کی ہے جس کی تازہ مثال توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کی ناپاک جسارت ہے۔ انہوں نے اجتماع میں مسلم حکمرانوں سے پرزور اپیل کی کہ وہ ان مغربی ممالک سے فوراً سفارتی تعلقات منقطع کریں۔ انہوں نے غازی عامر چیمہ شہید کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ دریں اثناء انہوں نے مجلس کی کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عالم اسلام کے مسلمانوں کی دینی وتبلیغی جماعت ہے جو اتحاد امت اور تردید قادیانیت کا کام کررہی ہے۔

بحمد تعالیٰ حضرات کا دورہ بلوچستان نہایت کامیاب رہا۔ تمام کانفرنسوں میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اور جماعت سے بھرپور وابستگی کا اظہار کیا۔

دفتر ختم نبوت کوئٹہ میں عصرانہ سے علماء کا خطاب

عالم کفر اور امریکہ کی خوشنودی کے لئے پاکستان کا اسلامی تشخص مٹایا جارہا ہے۔ ملک کی جغرافیائی سرحدیں غیر محفوظ ہوگئی ہیں۔ نظریاتی سرحدوں کے تحفظ کے لئے ہمیں تیار رہنا چاہئے۔ فلسطین اور ایران کے خلاف کارروائی دہشت گردی ہے۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز علمائے کرام نے پیر کی شام دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم میں ایک عصرانہ میں کیا۔

ان علمائے کرام میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، خطیب العصر حضرت مولانا عبدالغفور حقانی، مناظر اسلام حضرت مولانا اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا انوار الحق حقانی، حضرت مولانا عبدالواحد، حضرت مولانا قاری عبداللہ منیر، حضرت مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی، حضرت مولانا نثار احمد اور دیگر علمائے کرام شامل تھے۔

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ اس کی بنیاد محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے رکھی اور امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر مقرر کیا۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، حضرت

مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت مولانا یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا عبدالکریم بیر شریفؒ نے سرپرستی کی۔ یہ خالصتاً دینی مذہبی جماعت ہے جو اتحاد بین المسلمین کے لئے کام کر رہی ہے۔ فرقہ وارانہ مناقشات اور انتخابی جھمیلوں سے الگ تھلگ ہے۔ تمام اہل اسلام اس میں شامل ہو کر خالص دینی جذبہ سے اپنا کردار ادا کریں۔ مسئلہ ختم نبوت دین کی اساس ہے۔ تمام مسلمان تحفظ ختم نبوت کے مقدس سفر میں مجلس کے قدم بہ قدم شانہ بشانہ چلنے کا عزم کریں۔ اس وقت مجلس کی سرپرستی شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہمت عطاء فرمائے۔ ان کا سایہ ہم پر قائم رہے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا عبدالغفور حقانی، حضرت مولانا اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا انوار الحق حقانی اور دیگر علمائے کرام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ عالم اسلام کے ملکوں فلسطین اور ایران کے خلاف گھیرا تنگ کر رہا ہے کہ ان ممالک سے اسرائیل کو خطرہ ہے۔ امریکہ اور یورپ نے فلسطین پر اقتصادی پابندیاں لگادی ہیں اور ہر قسم کی امداد بند کر دی ہے جو قابل مذمت ہے۔ عالم اسلام کے ملکوں کا فرض ہے کہ وہ او آئی سی کے پلیٹ فارم کو مضبوط بنا کر فلسطین کے لئے فنڈز جمع کریں۔ مسلمان حکمران امریکہ کی تابعداری نہ کریں۔ وہ مسلمانوں کو اپنا دوست نہیں سمجھتے۔ امریکہ خود ایٹمی اثاثوں اور اسلحہ سے لیس ہے۔ کوئی مسلمان ملک اگر ایٹمی طاقت بننا چاہے تو وہ اس کے لئے شجرہ ممنوعہ ہے۔ اس کو انسانیت کی تباہی اور ہلاکت کا ذریعہ قرار دے کر دنیا میں طوفان بدتمیزی برپا کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ سب سے پہلے خود جاپان کے دو شہروں کو ایٹم بم سے تباہ کیا۔

علمائے کرام نے کہا کہ ایران کے خلاف امریکہ کی کارروائی قابل مذمت ہے۔ امریکہ خود عالمی دہشت گرد ہے۔ اس کے نزدیک دہشت گرد وہ ہے جو امریکہ کی پالیسیوں کے خلاف ہو۔ انہوں نے کہا کہ سب سے بڑا دہشت گرد وہ ہے جو حضور اکرم ﷺ کی شان میں توہین کرے اور امت مسلمہ کے دلوں کو مجروح کرے اور پریشانی میں مبتلا کرے۔ علمائے کرام نے کہا کہ امریکہ کے ایماء پر نصاب تعلیم کو جدید بنانے کی آڑ میں دینی تعلیمات سے خالی کیا جارہا ہے۔ حکمرانوں کی پالیسیوں کی وجہ سے ملک کی جغرافیائی سرحدیں غیر محفوظ ہو گئی ہیں۔ نظریاتی سرحدوں کے تحفظ کے لئے تمام مسلمان متحد ہو جائیں اور اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کریں۔

ختم نبوت کانفرنس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس مرکز ختم نبوت جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز پیر طریقت حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحب دامت برکاتہم کی دعا سے ہوا۔ کانفرنس کی دو نشستیں منعقد ہوئیں۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز

الرحمن جالندھری، حضرت مولانا اللہ وسایا، جناب نواب زادہ منصور احمد، حضرت مولانا ضیاء الحسن، حضرت مولانا محبوب الحسن، حضرت مولانا محبوب شاہ، جناب قاری نذیر احمد، جناب قاری جمیل الرحمن، جناب سید سلمان گیلانی، حضرت مولانا عبدالنعیم، حضرت مولانا سجاد الحی سمیت دیگر علمائے کرام نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس ٹیکسلا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام خانقاہ سعیدیہ نقشبندیہ مرکز اصلاح والارشاد میں حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ کی زیر صدارت عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ مجلس اسلام آباد، حضرت مولانا مفتی محمود الحسن، حضرت مولانا قاری محمد زکریا، حضرت مولانا حافظ محمد سعد، حضرت مولانا حبیب الرحمن، حضرت مولانا عزت نور، حضرت مولانا محمد رفیق، حضرت مولانا صلاح الدین، جناب قاری عبدالہادی نے خطاب فرمایا۔ جبکہ جناب محمد آصف رشیدی، جناب قاری غلام عباس اور جناب قاری مصباح الاسلام نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ جبکہ سیکورٹی کا انتظام جناب محمد سلیم کے سپرد تھا۔ الحمدللہ! کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

دوروزہ ردقادیانیت کورس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ تجوید القرآن درس پیرجی میں دوروزہ ردقادیانیت کورس کا انعقاد کیا گیا۔ کورس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا محمد ارشاد، حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی اور دیگر علمائے کرام کے لیکچر ہوئے۔ شرکائے کورس کو مجلس کا مطبوعہ رسالہ الخلیفۃ المہدی و دیگر کتابوں کا سیٹ دیا گیا۔

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کا تبلیغی دورہ پنوں عاقل

گزشتہ ماہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے سکھر اور پنوں عاقل کا تبلیغی دورہ کیا۔ جس کا اہتمام سکھر اور پنوں عاقل کے جماعتی رفقاء نے کیا۔ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے اپنے دورہ کے دوران سانگھی، بھری چانی میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب فرمایا۔ بعدازاں حضرت مولانا نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد نور میں بعد نماز مغرب ایک عظیم الشان کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ ان تمام پروگراموں میں حضرت طوفانی کے ہمراہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ حضرت مولانا محمد حسین ناصر، حضرت مولانا جاوید احمد، جناب قاری عبدالتواب، جناب حافظ عبدالغفار، جناب قاری مسعود احمد، جناب حافظ محمد فہیم ساتھ رہے۔ یاد رہے کہ مسجد نور کے پروگرام میں حضرت مولانا راشد مدنی مبلغ ٹنڈو آدم نے خطاب فرمایا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں قادیانیوں کی سندھ میں بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لے۔

استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ غلام محمد صاحبؒ!

مولانا مفتی حبیب الرحمن کنڈیارو

سندھ کی دھرتی پر ایسے کافی علمائے کرام نے جنم لیا جنہوں نے نہ صرف سندھ کی دھرتی کو بلکہ پورے عالم کو علوم وفنون کی روشنیوں سے روشن کیا اور جن کی خدمات سے نہ صرف اہل سندھ نے فائدہ اٹھایا بلکہ پورے عالم میں ان کی خدمات کے اثرات وثمرات نمایاں ہیں۔ان شخصیات میں شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ غلام محمد کولاب جیل والے کا بھی شمار ہوتا ہے۔حضرت مولانا غلام محمدؒ کے پورے سندھ میں شاگرد ہیں جو دین کی اشاعت کے لئے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ذیل میں حضرت مولانا مرحوم کی مختصر سوانح سپرد قلم ہے۔

نام ونسب

حضرت مولانا غلام محمدؒ بن غلام قادرؒ بن محمد حسنؒ بن محمد شفیع صاحبؒ قوم پنہور۔

ولادت

حضرت مولانا غلام محمدؒ کی ولادت گاؤں شیخ طیب نزد کولاب جیل ضلع خیر پور میرس میں ۱۳۴۲ھ ۱۹۲۴ء میں ہوئی۔(شیخ طیب متوفی ۱۰۴۶ھ ایک بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ان کے نام سے ایک مشہور قبرستان ہے۔حضرت روضہ دھنی محمد راشدؒ کے والد حضرت محمد بقاء شاہؒ بھی اس قبرستان میں مدفون ہیں۔)

تعلیم

حضرت مولانا غلام محمدؒ نے اپنے گاؤں کے نزدیک حضرت مولانا شاہ محمد کے پاس ابتدائی تعلیم حاصل کی۔حضرت مولانا شاہ محمد نے صرف ونحو کے ابتدائی اسباق حضرت مولانا تاج محمود امروٹیؒ کے پاس پڑھے تھے۔جب ٹھیڑی کا مدرسہ قائم ہوا تو حضرت امروٹیؒ نے ان کو ٹھیڑی کی طرف بھیج دیا۔آپ نے اپنے چھوٹے بھائی محمد حسن کے ساتھ پڑھنا شروع کیا اور آخر تک اکٹھے رہے۔فارسی اور ابتدائی کتب حضرت مولانا شاہ محمدؒ کے پاس پڑھیں۔اس کے بعد مدرسہ دارالہدیٰ ٹھیڑی میں داخل ہوکر حضرت مولانا حبیب اللہؒ اور حضرت مولانا محمدؒ کے پاس پڑھے۔(حضرت مولانا محمد لغاریؒ، حضرت ہالیجویؒ اور پیر جھنڈاؒ کے بھی استاذ تھے اور استاذ الکل کے لقب سے مشہور تھے)ہدایہ اور کافیہ حضرت مولانا حبیب اللہؒ کے پاس اور منطق وفلسفہ اور ریاضی استاذ الکل حضرت مولانا محمدؒ کے پاس پڑھیں۔حضرت مولانا عبداللہ چانڈیہ اور حضرت مولانا قاضی عزیز احمدؒ بھی وہیں پڑھاتے تھے۔ادب اصول، فقہ اور دیگر فنون بھی وہاں سے حاصل کئے۔دورہ حدیث حضرت مولانا حبیب اللہؒ کے پاس پڑھا۔(حضرت مولانا حبیب اللہؒ دورہ حدیث حضرت مولانا سید محمد انور شاہ

کشمیریؒ کی طرز پر پڑھاتے تھے۔) حضرت مولانا غلام محمدؒ کی دستار بندی ۱۳۶۲ھ بمطابق ۱۹۴۳ء میں ہوئی۔ ایک بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ بھی اس جلسہ میں تشریف فرما ہوئے۔

ہمعصر علمائے کرام

حضرت مولانا عبدالہادیؒ، حضرت مولانا مفتی غلام قادر (ٹھیڑی)، حضرت مولانا عبدالرحمن (دریاخان ضلع نوشہروفیروز)، حضرت مولانا عبدالغنی مجبور، حضرت مولانا محمود داروی، حضرت مولانا عبیداللہ شارق (وارہ)، حضرت مولانا محمد عظیم بروہی (رتوڈیرو)، حضرت مولانا قمرالدین ملاح (مہیسر ی)، حضرت مولانا بدرالدین منگی (واعظ الاسلام حضرت مولانا قمرالدین کے فرزند) حضرت مولانا دوست محمد جونیجو۔

درس وتدریس

فراغت کے بعد ایک سال دارالفیوض رانی پور میں تدریس کی۔ اس کے بعد سات سال متواتر مدرسہ دارالہدیٰ ٹھیڑی میں استاد اور مفتی کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ اس دور میں حضرت مولانا نثار احمد (بہاول پور ضلع دادو سندھ) ٹھیڑی میں فارسی کے استاذ تھے۔ حضرت مولانا حبیب اللہؒ، حضرت مولانا قاری عزیز احمدؒ، حضرت مولانا عبدالہادیؒ اور حضرت مولانا غلام قادرؒ بھی مدرسہ میں مدرس تھے۔ اس کے بعد اپنے بھائی مولانا محمد حسن کے ساتھ کولاب جیل کے مدرسہ کو ترقی دی۔ اس سے پہلے یہ مدرسہ حضرت مولانا شاہ محمد میمن کی طرف سے ادنیٰ پیمانے پر چل رہا تھا۔

۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹۵۲ء میں آپ نے اس کو بڑے عربی مدرسہ کی صورت دی۔ کولاب جیل شیخ طیب سے دوفرلانگ کے فاصلہ پر ہے۔ کولاب جیل چونکہ ایک بڑا گاؤں تھا۔ اس لئے آپ نے وہاں کام کرنے کا فیصلہ کیا۔ کولاب فارسی میں جھیل کو کہتے ہیں۔ یہ جھیل وڈیرے جیئل سہتہ کی تھی جس کی وجہ سے اس کو کولاب جیل کہتے ہیں۔ اس مدرسہ میں آپ کے آنے سے دورہ حدیث کی شروعات ہوئی اور اس وقت سے مدرسہ میں درس نظامی کا مکمل نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

آپ دارالہدیٰ ٹھیڑی میں بھی دورہ حدیث کے اسباق پڑھاتے۔

تلامیذ: حضرت مولانا غلام محمدؒ سے ٹھیڑی میں تدریس کے دوران ایران، بلوچستان اور دور دراز علاقہ جات سے آئے ہوئے طلبہ فارغ ہوئے جن میں چند ایک کے نام یہ ہیں۔ حضرت مولانا محمد مکرانی میرپورخاص سندھ، حضرت مولانا میر محمد شاہ تھرپارکر، حضرت مولانا محمد امین، حضرت مولانا ہدایت اللہ، حضرت مولانا بلال مرحوم وغیرہ کولاب جیل میں تدریس کے دوران جو فارغ ہوئے ان کی تعداد تقریباً سو سے زائد ہوگی جو فراغت کے بعد مختلف علاقہ جات میں دینی مدارس کی بنیاد رکھ کر دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں۔ حضرت مولانا محمد ایوب معرجانی (محراب پور)، حضرت مولانا محمود حسن بالیجوی، حضرت مولانا فضل محمد پنہور (شیخ طیب)، حضرت مولانا حبیب اللہ کھوسہ (ساٹھ میل ضلع نواب شاہ)، حضرت مولانا غلام نبی ناریجو (رڑی ضلع خیرپور میرس)، حضرت مولانا عبدالکریم

کھوڑو (کھبوا)، حضرت مولانا فضل محمد پنہور (مدیجی)، مناظر اسلام حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ بخاری (بچل شاہ میانی سکھر سندھ)، مناظر اسلام کالعدم ملت اسلامیہ کے سرپرست حضرت مولانا علی شیر حیدری (لقمان خیر پور میرس)، ان کے علاوہ آپ کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔

تصانیف

حضرت مولانا غلام محمدؒ کی منطق کی لکھی ہوئی کتاب تیسرا المنطق المعروف منطق دوروزہ طبع ہوئی ہے جو آپ نے دوروز میں لکھی ہے۔

بیعت وارادت

حضرت مولانا غلام محمدؒ کا روحانی تعلق حضرت مولانا حماداللہ ہالیجویؒ سے تھا۔ آپ نے ذکر واذکار کے اسباق وہاں سے حاصل کئے۔

سیاسی تعلق

۱۹۵۳ء میں جب آپ فارغ ہوئے تو اس وقت انتخابی اور سیاسی ہلچل کا دور تھا اور آپ نے جمعیت علمائے ہند کے پلیٹ فارم سے عملی سیاست میں حصہ لیا۔ ہند کی تقسیم کے بعد جب جمعیت علمائے اسلام وجود میں آئی تو خیر پور میرس ضلع میں ضلعی تنظیم کا کام شروع کیا۔ اس وقت سے آپ جمعیت علمائے اسلام ضلع خیر پور میرس کے ضلعی امیر ہوتے آئے۔ آپ جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی نائب امیر رہ چکے ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں قومی اسمبلی کی سیٹ پر خیر پور میرس کے حلقہ نمبر ۲ سے الیکشن لڑا۔ بعد میں ۱۹۸۸ء میں صوبائی اسمبلی حلقہ نمبر ۲۵ میں الیکشن میں کھڑے ہوئے اور تنظیم اہل سنت والجماعت خیر پور میرس کے سربراہ بھی رہ چکے ہیں۔

وفات

علم وعرفان کا یہ روشن آفتاب بتاریخ ۱۰ر اپریل ۲۰۰۶ء بمطابق ۱۱ر ربیع الاوّل بروز پیر رات کو اپنے تلامذہ ولواحقین کو یتیم بناتے ہوئے غروب ہوا۔ آپ کی نماز جنازہ دوپہر کو دو بجے شیخ طیب میں حضرت مولانا یعقوب صاحب سورائی والے کی امامت میں ادا کی گئی۔ آپ کے جسد خاکی کو شیخ طیب کے تاریخی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کے جنازے میں ہزاروں کی تعداد میں علماء، طلباء اور عوام الناس نے شرکت کی۔ آپ کی وفات سے سندھ میں جو علمی خلاء پیدا ہوا ہے اس کے صدیوں تک پر ہونے کے آثار نظر نہیں آتے۔

بجھا چراغ اٹھی بزم کھل کے رو اے دل
وہ سب چلے گئے جنہیں عادت تھی مسکرانے کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نئی مطبوعات

محض اللہ رب العزت کے فضل و کرم، احسان و توفیق، عنایت و رحمت سے فتاویٰ ختم نبوت کی جلد اول، دوم جلد دوم کے بعد اب جلد سوم (آخری) اشاعت پذیر ہو رہی ہے۔ جلد اول میں ۳۴ کتب فتاویٰ جات سے، قادیانیت کے فتاویٰ جات کو یکجا تبویب کر کے شائع کیا تھا، دوسری جلد میں ان ۲۱ رسائل و کتب فتاویٰ جات کو یکجا کیا گیا جو آج سے قبل علیحدہ علیحدہ کتابی شکل میں شائع ہوئے تھے۔ پہلی جلد جون ۲۰۰۵ء، دوسری جلد ستمبر ۲۰۰۵ء میں شائع ہوئی اور تیسری جلد فروری ۲۰۰۶ء میں شائع ہوئی ہے۔

☆ فتاویٰ ختم نبوت جلد اول کے صفحات ۵۴۴ ☆ فتاویٰ ختم نبوت جلد دوم کے صفحات ۵۶۱
☆ فتاویٰ ختم نبوت جلد سوم کے صفحات ۲۴۲ ☆ میزان ۱۳۴۷

یہ کریم کے کرم کی بخشش ہے کہ قادیانی فتنہ کے خلاف پہلا فتویٰ سن ۱۳۰۱ھ میں شائع ہوا۔ ۱۲۱ سال بعد ان تمام فتاویٰ جات کو جمع کیا گیا تو ان کے صفحات کی تعداد بھی حذف کرنے کے بعد ۱۳۰۰ قرار پائی۔

اس تیسری جلد میں ۱۰ رسائل شامل ہیں۔ ان رسائل میں "قادیانی ارتداد" کی شرعی و قانونی حیثیت پر بحث کی گئی ہے۔

قیمت جلد اول -/150 روپے ڈاک خرچ -/60 روپے | قیمت جلد دوم -/150 روپے ڈاک خرچ -/60 روپے

رئیس قادیان

تالیف مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری رحمہ اللہ

قیمت -/100 روپے ڈاک خرچ -/60 روپے

مصنف نے قادیانیت کے بانی کی لن ترانیوں کا طلسم توڑا ہے۔ اس کتاب میں مرزا قادیانی کی دکان آرائی کے صحیح واقعات منظر عام پر آگئے ہیں۔ ابواب کی ترتیب میں عموماً واقعات کی ترتیب کے وقوع کا لحاظ رکھا ہے۔ حصہ اول کے ۲۷ ابواب اور حصہ دوم کے ۹۹ ابواب ہیں۔ مرزا قادیانی کے لڑکپن، بچپن، جوانی، میانی، بڑھاپا، سیاپا کے تمام تر مستند واقعات درج ہیں۔ مرزا قادیانی کی پیدائش سے وفات تک کے تمام واقعات ایسے دلنشین انداز میں بیان کئے ہیں کہ پڑھتے سے واقعات کی فلم آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتی ہے۔ کتاب اردو ادب کا مرقع ہے، عمدہ کتابت، بہترین طباعت، کاغذ سفید عمدہ۔

مناظر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ کی نئی تصنیف

فراق یاراں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مناظر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ کے ایک سو منتخب مضامین کا مجموعہ جو آپ نے وقتاً فوقتاً پاک و ہند کے علماء، مشائخ، اکابر و معاصر حضرات کی وفیات پر قلم بند کئے۔ کتاب تین صد صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ جسے دیکھتے ہی پیر طریقت حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب دامت برکاتہم نے چشم پرنم سے ڈھیروں دعائیں دیتے ہوئے انتساب کی مکمل عبارت سماعت فرمائی۔ کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے مل سکتی ہے، براہ راست دفتر مرکزیہ ملتان سے بھی منگوائی جا سکتی ہے۔

قیمت -/60 روپے ڈاک خرچ -/40 روپے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۴۵۱۴۱۲۲

بمقام

جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر

کورس رد قادیانیت و عیسائیت

خواجہ خان محمد صاحب

نفیس الحسینی شاہ صاحب

یکم تا ۲۵ شعبان ۱۴۲۷ھ

26 اگست تا 19 ستمبر 2006ء

- کورس میں شرکت کے لئے کم از کم ◉ درجہ رابعہ ◉ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
- شرکاء کورس کو کاغذ، قلم، خوراک، وظیفہ اور کتب رد قادیانیت کا سیٹ دیا جائے گا۔
- کورس کے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی اور بہتر پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی۔
- کورس میں داخلہ کے لئے سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی سند کی فوٹو کاپی لف ہو۔
- اپنی ضرورت اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔
- پتہ ترسیل درخواست: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 4514122

زیر اہتمام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ◉ چناب نگر ◉ چنیوٹ ضلع جھنگ

فون: 047-6212611

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. NO. M-108

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

دو روزہ 25 ویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

21 22 ستمبر 2006 بروز جمعرات جمعۃ المبارک مسلم کالونی چناب نگر

کانفرنس کے چند عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- سیرت خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختم نبوت
- حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہؓ و اہل بیت
- اتحاد امت
- قادیانیت اور اسلام
- قادیانیت کے عقائد و عزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی
- رد قادیانیت اور جہاد

جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے
اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

سالانہ رد قادیانیت و عیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں یکم شعبان تا 25 شعبان منعقد ہوگا (ان شاء اللہ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
مسلم کالونی چناب نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

رابطہ
چناب نگر 047-6212611
ملتان 061-4514122